

شاعری
کی

دوسری کتاب

اردو زبان میں تقطیع کرنے کا آسان قاعدہ

مصنفہ

عالیٰ جناب لا ناخواجہ محمد عبدالرؤف صاحب لکھنؤی

باہتمام کترین قمر الدین احمد نیر خاں

نامیچ لکھنؤ میں کسبن و بی چھپی

جلہ حقوق نسخ مصنف محفوظ ہیں

اردو زبان کی مستند کتابیں

۴۵	مجموعہ مرثیہ انیس جلد اول	امیر اللغات مولفہ منشی اسیر محمد منیائی مرحوم
۴۴	جلد دوم	قرار اللغات - محاورات اردو کا لغت
۴۳	جلد سوم	سر مایہ زبان اردو لغت جلال لکھنوی
۴۲	تذکرہ آبجیات مصنفہ آزاد	فرہنگ شفق - محاورات اردو مع اشلہ صہ
۴۱	کلیات اکبر الہ آبادی کامل	لغات کشوری - عربی فارسی الفاظ اردو دن
۴۰	دیوان یاس عظیم آبادی	بحر الفصاحت - علم معانی بیان و حق فائزینا القلیج
۳۹	گلزار داغ	مکاتیب امیر منشی اسیر احمد کے خطوط کا مجموعہ
۳۸	آفتاب داغ	مرقع ادب - خطوط شعر
۳۷	مہتاب داغ	زر کامل غیار - علم عروض مترجمہ لکھنوی
۳۶	دیوان داغ	نقشہ سروریات شاعری علم عروض
۳۵	مرثیہ الغیب دیوان امیر	چراغ سخن - علم عروض قافیہ مولفہ یاس
۳۴	صنم خانہ عشق	افادہ تاج گولی - جلال لکھنوی
۳۳	مینا کے سخن	مفید الشعر تذکرہ تانیث جلال لکھنوی
۳۲	گلگلدہ - دیوان غریز لکھنوی	دستور الشعر اساتذہ تذکرہ تانیث
۳۱	خورشید محشر دیوان مرزا کاظم حسین لکھنوی	نواعد جا مدیہ - مرزا ادج لکھنوی
۳۰	دیوان نقش لکھنوی	موازنہ امیس و دبیر علامہ شبلی
۲۹	نظم نگارین دیوان جلال لکھنوی	رد موازنہ علامہ شبلی
۲۸	دیوان مخبون نواب قمر الدین حیدر	سوانح رشید لکھنوی مرثیہ گو
۲۷	دیوان شاد پیر میر لکھنوی	معرکہ یکپست دشمن
۲۶	ذوق کمال دیوان سید محمد ہمدی	تذکرہ سرائے سخن
۲۵	گلزار انجم آسبوری	رد و اقعات امیس
۲۴	دیوان غلجی سخن ناتمام	تحرک اردو
۲۳	دیوان صفیہ بلگرامی	شرح دیوان غالب نظم طباطبائی
۲۲	دیوان شرف	سوانح نظیر اکبر آبادی
۲۱	دیوان ذوق	مصباح القواعد
۲۰	دیوان زند	کرشمہ عشق دیوان عاجز

بالہوش و بالہوش

فن شاعری اس قدر دقیق ہے کہ اس کی بدولت شاعروں کو بادشاہوں کے پہلو میں جگہ ملی ہے
سلطنتوں نے ناز اٹھائے ہیں۔
مگر افسوس آج وہی فن دلیل تر نظر آتا ہے۔ اور اساتذہ شاعرے کی شرکت سے
احترام کرتے ہیں۔

نو تھوڑے شاعر کہتے ہیں شاعری ماحصل کہنے میں استاد فن کی ضرورت نہیں شاعر
خود بخود بن جاتا ہے۔ اسی سبب آج کل بے حصول فن لوگ شعر کہتے ہیں اور شاعر بن جاتے
ہیں۔ مشاعرے میں گاکر اور نواج کر اور بعض بھڑے سوزا شعرا پڑھ کر داد سن لیتے ہیں۔
اور انکو کافی داد ملتی ہے۔ تہذیب وادب میں شاعرہ تو مفقود ہو گئی اب صرف سامعین کو
خوش کر لینے کا نام شاعری ہے۔

مگر اہل نظر جانتے ہیں کہ یہ گمراہ ہیں موٹی موٹی معنوی غلطیاں کئے کلام میں پائی
جاتی ہیں جسکا انکو فن کی نادانیت سے ادراک نہیں ہوتا۔ اور ادراک ہوتا ہی تو اسکے
دفع کرنے کی قدرت نہیں کہتے بعض محاورات کو صحیح ادا نہیں کر سکتے۔ ان سب باتوں کو
جاننے دیجیے۔ سب سے زیادہ ضروری شاعر کیلئے دو قیمت علم عروض و قافیہ ہے جسکا جاننا ہر
شاعر کے لیے واجب ہے۔ مگر افسوس ہے کہ علم عروض کے جاننے والے شاعر اب بہت کم ہیں
سو شاعر وہیں مشکل ایک عروضی نظر آتا ہے۔

شاعری بہت بڑھتی جاتی ہے اور یہ فن دلیل ہوتا جاتا ہے گو رنٹے تمام ضروری

علوم و فنون کی حفاظت کا تو بندہ نیست کیا ہی۔

یعنی اگر کسی ڈاکٹری کی سند حاصل نہیں کی ہے اور وہ ڈاکٹر بن جاتا ہے تو قانون کے سزا دینے کو ہاتھ بڑھا لے گا ہی کوئی طب کی سند نہ رکھتا ہو اور طبیب بننا چاہے تو مستوجب سزا ہی۔

کسی نے قانون کی سند حاصل نہیں کی ہے اور وکیل بننا چاہتا ہے تو مجرم ہی مگر افسوس فن شاعری جو سب سے زیادہ لطیف و نازک فن ہے اس کے تحفظ کا کوئی بندہ نیست نہیں ہے ہر شخص جو ذرا بھی خوش گلو ہے اور موسیقی میں کچھ بھی دخل رکھتا ہے کانوں کو خوش کر کے شاعر بن سکتا ہے۔ آج کل یہ عام رواج ہو گیا ہے اور لوگ اس بات پر ناز کرتے ہیں کہ میں علم عروض نہیں جانتا لیکن شاعر ہوں بعض کہتے ہیں کہ شاعری سیکھنے سکھانے کی چیز نہیں ہے خود بخود آ جاتی ہے۔ بعض اپنے استادوں سے انحراف کر کے خود استاد بن جاتے ہیں۔

ان صاب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرثیہ گو ممبر پر رقصِ معبری کے اہل مجلس کو پڑاتے ہیں اور شاعر اپنی خوش گلوئی کی داد لیتے ہیں۔

اگر کسی مشکل بحر اور وقت طلب بیفتافیہ میں جہیں قدم مارتے ہیں کوئی مصرع طرح دیکر مشاعرہ کیجیے تو شاید ایک شاعر بھی نہ آئیگا۔ جب تک گانے والی طرح نہ ہو۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ غزل میں اب مرثیہ کا رنگ اختیار کیا جاتا ہے نوحہ اور سوز کے مضمون نظم کیے جاتے ہیں۔ شعرا موزوں شعر کہ کر انکو رسالوں میں چھپواتے ہیں اور غز کے ساتھ داد طلب ہوتے ہیں۔

میں نے خیال کیا اگر شاعری کی طرح ایسی بے پروائی نہ ہی تو فن شعر کا خاتمہ ہو جائیگا اور چند روز کے بعد لوگ یہ بھی نہ سمجھنے لگیں کہ عروض و قافیہ کیسا نام ہے۔ اس لیے علم عروض طریق شعر گوئی طریق اصلاح محاسن و معائب شعر کے بیان میں

شاعری کی پہلی کتاب لکھی۔ یہ کتاب کچھ ایسی مقبول ہوئی کہ مجھے دوسری کتاب لکھنے کی جرأت ہوئی۔

دوسری کتاب پہلی کتاب سے ذرا مشکل ہے لیکن میں نے اسے بھی آسان بنانے کی بہت کوشش کی ہے زحافات کی تفصیل کی گئی ہے۔ اور بحریں وہی لکھی ہیں جو اردو میں یاد مستعمل ہیں۔ کہیں کہیں بعض عروضیوں کی اس سے اختلاف کیا ہے۔ میں اس میں مجبور تھا کیونکہ اصول کی پابندی اور خصوصیات زبان اردو کا لحاظ ضروری تھا۔ مجھے اس پر ہے کہ طلباء کو اس کتاب کے سمجھنے میں دقت نہوگی اور میری محنت مقبول ہوگی۔

خواجہ محمد عبدالرؤف عشرت

(اصلہ فانا ماں لکھنؤ)

ارکان کا بیان

حرف ایک تراز دی اسمیں جو الفاظ و زبن شعر کے لیے مقرر کیے گئے ہیں وہ سب ہیں۔ جب شعر کو ان بونہیں تو لوگے اور وزن بجا رہے گا یعنی متحرک اور ساکن حرف برابر اسمیں گے، تو اس شعر کو ہم موزوں کہیں گے۔ وزن کے لیے جو الفاظ مقرر ہیں اسکے دو نام ہیں۔ ارکان اور قاعیل ارکان ان ٹکڑوں کو کہتے ہیں جسے شعر کی تقطیع کرتے ہیں۔

صرف اٹھ ارکان ہیں جسے بحر بنائی جاتی ہیں۔ فَعُولُنْ۔ فاعِلُنْ۔ مفاعِلُنْ۔ مُستَعِلُنْ۔ فاعِلَاتُنْ۔ مفاعِلَاتُنْ۔ مُتَفَاعِلُنْ۔ مفعولات۔ تمام بحر بنائے گئے ان کے بنائی گئی ہیں۔ فعولن میں ق ت ع ل تین حرف متحرک ہیں اور و ن دو حرف ساکن ہیں۔ فاعلن میں بھی تین حرف متحرک اور دو حرف ساکن ہیں۔ باقی ارکان سات سات حرف کے ہیں۔ مفاعِلُنْ مُستَعِلُنْ۔ فاعِلَاتُنْ مفعولات انہیں چار چار حرف متحرک ہیں اور تین تین حرف ساکن ہیں۔ مفاعِلَاتُنْ۔ مُتَفَاعِلُنْ میں پانچ پانچ حرف متحرک ہیں اور دو دو ساکن ہیں۔

یہ سب ارکان جسے بنائے جاتے ہیں وہ اصول ہیں اور اصول دو ہیں سبب اور وزن۔

سبکی دو قسمیں ہیں جو ٹکڑ اور حرفی ہیں اور اسکا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اسکا نام سبب غنیف ہے۔ فَا تَنْ۔ عَمَلُنْ۔ لَآ۔ مَقْعُو۔ سبب غنیف ہیں جس بحر میں یہ ٹکڑ ہو سکے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسمیں سبب غنیف ہے۔ اور اگر دو حرفی ٹکڑ ہو اور اسکے دونوں حرفوں کو حرکت ہے تو اسکا نام سبب ثقیل ہے جسے علی امت جو مفاعِلُنْ اور مُتَفَاعِلُنْ میں ہو اسکو سبب ثقیل کہیں گے۔

دہ کی دو تہیں ہیں جو کلا تین حرف کا ہوتا ہے اور اسکا پہلا اور دوسرا متحرک اور تیسرا ساکن ہے تو اسکو دہ مجموع کہہ سکتے ہیں جیسے فَعُوْ مفاعِلُن اور اگر پہلا اور تیسرا حرف متحرک در بیچ کا ساکن ہو تو اسکو دہ مفروق کہہ سکتے ہیں جیسے لَآئ۔ جو مفعولات میں ہے۔

اب سب کتنوں کے اصول سنو اور یاد رکھو۔

فعلوں میں پہلے دہ مجموع ہے پھر سبب خفیف ہے۔ فاعِلُن میں پہلے سبب خفیف ہے پھر دہ مجموع ہے۔ مفاعِلُن میں پہلے دہ مجموع پھر سبب خفیف اس کے بعد دوسرا سبب خفیف ہے فاعِلَاتُن میں پہلے سبب خفیف پھر دہ مجموع پھر سبب خفیف ہے مشتغلن میں پہلے سبب خفیف پھر سبب خفیف پھر دہ مجموع ہے مفاعِلَتُن میں پہلے دہ مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہے۔ متاعِلُن میں پہلے سبب ثقیل پھر سبب خفیف پھر دہ مجموع ہے۔ مفعولات میں پہلے سبب خفیف پھر دہ مفروق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر ارکان سبب خفیف اور دہ مجموع سے بنائے گئے ہیں اور کم سبب ثقیل اور دہ مفروق سے۔

ہم اس ترتیب سے لفظ بنائیں کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس رکن کے وزن کا ہے جیسے فعلوں اسمیں پہلے دہ مجموع ہے۔ یعنی سہ حرفی لفظ ہے۔

جبکہ دو حرف متحرک اور تیسرا ساکن اور پھر سبب خفیف ہے یعنی دو حرفی لفظ جسکا اول متحرک اور دوسرا ساکن ہے۔

اب اسی لفظ کا وزن سنو سفر کر۔ یہ فعلوں کے وزن پر ٹھیک ہے اس لیے کہ پہلے دہ مجموع پھر سبب خفیف ہے۔

اسی طرح فاعِلُن کو مَنظَر کے ہوزن ہے۔ کیونکہ پہلے سبب خفیف پھر دہ مجموع ہے۔

چلو تم سب۔ مفاعی لن کے ہوزن ہی اسلیے کہ پہلے دو مجموع پھر سبب خفیف پھر
سبب خفیف فاعلاتن اُسکے ہوزن دل لگایا ہی اسلیے کہ پہلے سبب خفیف پھر
تو مجموع پھر سبب خفیف ہے۔

مستفعلن تم سبب سنو کے برابر ہی اسلیے کہ پہلے دو سبب خفیف ہیں پھر ایک تو مجموع
ہی۔ سی طرح تمام رکون کے اصول کے موافق ہر لفظ کو بنا سکتے ہو۔

یاد رکھو کہ ہر بحر میں ایک شعر کی قطع کے لئے عموماً آٹھ رکن آتے ہیں یا چھ رکن۔
پہلے مصرع کے پہلے رکن کو عرضی صدر رکھتی ہیں اور پہلے مصرع کے آخر اور اسے
رکن کو عرضی۔ اور دوسرے مصرع کے پہلے رکن کو ابتدا اور آخر رکن کو ضرب یا عجز
کہتے ہیں اور بیچ میں جتنے رکن آتے ہیں اُن کا نام حشو ہی جیسے ایک بحر میں آٹھ بار فو لن
آتا ہو تو پہلا فو لن صدر ہو دو سولہ سہرا حشو ہو چوتھا عرضی ہو۔

یہ پہلا مصرع ہوا دوسرے مصرع میں با چو خان فو لن ابتدا ہو۔ چھٹا ساتواں حشو ہے
انچھو والی ضرب ہو۔

جد بحرین انیس ہیں جن میں عرب عجم مہندی شروع کرتے ہیں کچھ بحر میں تو ایسی ہیں جو
ایک رکن سے بنائی گئی ہیں جیسے

بحر زمل اس میں فاعلاتن آٹھ بار آتا ہے

بحر ہزج اس میں مفاعی لن آٹھ بار آتا ہے

بحر مستفعلن اس میں فو لن آٹھ بار آتا ہے۔ بحر تقارب بھی اس کا نام ہے

بحر جزم اس میں مستفعلن آٹھ بار آتا ہے

بحر متدارک اس میں فاعلاتن آٹھ بار آتا ہے بحر غریب بھی اس کا نام ہے

اس میں متفعلن آٹھ بار آتا ہے

اس میں مفاعلاتن آٹھ بار آتا ہے

بحر زمل

بحر ہزج

بحر مستفعلن

بحر جزم

بحر متدارک

کمال

دائر

آٹھ رکن تھا جسے سات بحر بنائی گئیں اب صرف ایک لکن باقی رہ گیا۔ مفعولات جیسے
مضر دینے سے کوئی بحر وزن صحیح سے بن نہیں سکتی تھی۔ اسلئے دوسری بحروں کو دو
دو مختلف لکڑوں سے ترتیب دیا۔

چار بار	مستفعلن فاعلن	بحر بکریط
چار بار	فعلن مفاعیلن	بحر طویل
چار بار	فاعلاتن فاعلن	بحر زید
چار بار	مستفعلن فاعلاتن	بحر جثث
چار بار	مفاعیلن فاعلاتن	مضارع
چار بار	مفعولات مستفعلن	مقنّب
چار بار	مستفعلن مفعولات	مشرع
دو بار	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن	جدید
دو بار	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن	خفیف
دو بار	مستفعلن مستفعلن مفعولات	سریع
دو بار	مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن	قریب
دو بار	فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن	مشاکل

قاعدہ کسی بحر کا کوئی رکن سات حرف سے زیادہ نہیں ہوتا۔

بعض بحر میں چھ رکنوں کی ہوتی ہیں انکو مستس کہتے ہیں کیونکہ مستس عربی میں
سہل و نالی چیز کو کہتے ہیں۔

بعض بحر آٹھ رکن ہوتے ہیں انکو مشمن کہتے ہیں کیونکہ مشمن عربی میں ہشت پہل چیز کو
کہتے ہیں۔ بعض میں سولہ رکن ہوتے ہیں انکو شانزدہ رکنی کہتے ہیں۔ اور مضاعف
بھی کہتے ہیں۔

اردو کے شعر صرف بارہ بحر نہیں غزل کہتے ہیں اور ان بارہ بحر دینے حاف لگا کر
 ہر شعر کا وزن بنائے ہیں۔ یعنی زحاف لاکراکے دز نہیں کی بیشی کر دی اور ایک بحر میں
 مختلف حاف آئیے لکھے وزن الگ لگ ہو گئے ہیں۔ ان سب کی تعداد
 کثیر ہے۔

زحاف کا بیان

یہ تو پہلے کہ چکے ہیں کہ ارکان تو سننے کے بتے ہیں عروضیوں نے یہ قاعدہ جاری کیا ہے
 کہ بحر کے رکن سے کوئی حرف نکال ڈالا ہو اور اسکا ایک نیا وزن بنا کر اس بحر کو زحاف کے
 نام سے منسوب کیا ہے جیسے فاعلن جو ایک سبب خفیف اور ایک سبب غورج سے بنا ہے اور
 جمیں پانچ حرف ہیں اس کے سبب خفیف کے حرف آخر کو اگر فاعلن بنا لیا اب اس میں
 ایک سبب فاعلن اور ایک سبب خفیف بن گیا۔ کبھی عین کا زیر ساقط کر کے فاعلن
 بنا لیا ہے اب دونوں سبب خفیف ہو گئے اس گھٹانے سے وزن شعر بدل جاتا ہے
 اور وہ بحر ایک نئی بحر کا کام دیتی ہے۔

کبھی زحاف ایسے واقع ہوتے ہیں جن سے وزن شعر زیادہ ہو کر بدل جاتا ہے
 یعنی کوئی حرف کن میں زیادہ کر دیتے ہیں اور عربی رکن کو عربی بنا دیتے ہیں
 اس طرح بھی شعر کا وزن کچھ زیادہ ہو کر بدل جاتا ہے۔ اس تغیر نے شعر کی
 دانوں کیلئے وزن بنادے۔ اور بحر میں بڑی گنجائش نکال لی یعنی ایک
 بحر کی کئی بحر بن گئیں۔

بحروں کا بیان

پہلے ہم ان بحروں کا جائزہ کرتے ہیں جو ایک کن سے بنائی گئی ہیں اسکے بعد

ان بحرؤں کا بیان کریں گے جو دو رکن سے بنائی گئی ہیں۔

بحر ہزج

بحر ہزج ثمن سالم معافی لن ایک شعر ہوتا ہے

اس بحر کا نام ہزج اس لیے رکھا کہ لغت عرب میں ہزج و کش آواز کو کہتے ہیں۔ ثمن عربی میں آٹھ کو کہتے ہیں۔ اور اس میں ایک شعر میں ایک رکن آٹھ دفعہ آتا ہے۔ اس لیے اس کا نام ثمن ہو اسالم پوری بحر کو کہتے ہیں اس بحر کے کسی رکن میں کوئی کی دہی نہ ہو نہ عات لگا کر نہیں کی گئی۔ اس سبب سے اس کو سالم کہتے ہیں۔ اس کے رکن معافی میں ہیں۔ پہلا بحر اسے حرفی ہے جس کے اول کے دو حرف متحرک ہیں اور تیسرا ساکن ہے اس لیے ہم اس کو دو تہ مجموع کہتے ہیں دوسرا لکھواداعی ہے اسکو سبب خفیف کہتے ہیں۔ تیسرا لکھوادالین ہے اسکو سبب خفیف کہیں گے اس لیے کہ دونوں برابر ہیں نہ پہلے نہ آخر میں ایک تہ مجموع دو سبب خفیف ہیں تہ مجموع سہ حرفی ہوتا ہے اور سبب خفیف دو حرفی ایک تہ مجموع اور دو سبب خفیف کے ساتھ حرف ہوتا ہے یہ رکن سہ حرفی ہے معافی لن ایک مصرع میں چار دفعہ آتا ہے اس لحاظ سے ایک مصرع میں ٹھالیس حرف رکن سے ہوتے ہیں۔ مصرع کے پہلے معافی لن کا نام اصطلاح میں صدر ہے اور دوسرے تیسرے مفاعیلن کا نام حشو ہے۔ اور چوتھے کا نام عر وقل ہی پانچویں کا نام اجتہ اچھے ساتویں کا نام حشو ہے آٹھویں کا نام متر ہے۔ اس بحر کے سبب رکن سینے صدر حشو عر وقل اجتہ حشو ضرب سب سالم میں کوئی نہ عات نہیں ہے اب کوئی ایسا شعر نکالو جس کے وزن میں پہلے ایک تہ مجموع آتا ہے اور پھر دو سبب خفیف اور سات حرفی رکن ایک شعر میں آٹھ بار اس کے فرض کرو ایک شخص کہتا ہے کیا یہ مصرع ہزج ثمن سالم میں ہے یا

فولاد کی ضرب میں کیس کلز راہی

تو ہم کہیں گے نہیں وہ کہے گا کیوں ہم کہیں گے ہزج کے رکن کا پہلا حکم اسے حرف فی ہزج کے
اول و دوم ہی جسکو وہ مجموعہ کہتے ہیں اور اس میں فو کا لکھو اسباب خفیف ہے
از یہ شعر

اگر بخشنے سے رحمت بخشنے تو شکایت کیا سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے
تسلی گر بخشنے معافی لن نہ ہے رحمت معافی لن بخشنے تو معافی لن شکایت کا
مناہی لن سر تسلیم معافی لن خم ہے جو معافی لن مزاج سے یا معافی لن
رہے۔ سے معافی لن۔

لیکن اس تقطیع سے تو شعر کی ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ گئیں اور شعر غریب و ہونگیا۔
اس کا سبب یہ ہے کہ شعر کے وہی حرف تقطیع میں لیے جائیں گے جو پڑھنے میں آتے
ہیں یعنی ملفوظی حرف اور جو حرف لکھے میں آتے ہیں اور پڑھنے میں نہیں آتے
ان کو تقطیع میں لکھنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تقطیع کے وقت حرف رکن کے
دندہ اور سبب کے موافق شعر کے حکم کے لیے جاتے ہیں ایک لفظ کا آدھا حکم اور
دوسرے رکن میں چلا جائے اور ہر ایک لفظ بے معنی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے
اسی شعر پر غور کرو اگر بخشنے پورا لفظ ہے یہ رکن اول یعنی مد معافی لن کے برابر ہی
ہیں سے کوئی حرف نہیں اگر اذ ہے رحمت حشو کا رکن ہی اس میں سے کوئی حرف نہیں اگر
بخشنے تو اس میں سے نہ میں جو اسے مخفی ہے وہ گر گیا اس کا گرانا قواعد شاعری میں جائز
ہے اس لیے شاعر کو وہ مجموعہ بنا لیا ہے تو معافی لن کے وزن پر ہے بخشنے تو معافی لن
کے وزن پر ہی یہ بھی حشو ہے۔ اب مصرع کا آخر رکن لوجس کو عروض کہتے ہیں
شکایت کا معافی لن۔ اس میں کیا تھا اسکو تقطیع کے وقت کا لکھا اس لیے کہ کیا میں یار
غیر۔ یہ اور مخلوط حرف کبھی تقطیع میں نہیں آتا ہمیشہ تقطیع سے خارج ہے اب دوسرے
مصرع کی تقطیع دیکھو پہلے رکن کو ابتدا کہتے ہیں سر تسلیم خم جو اضافت ہے

اسکو بڑھا کر پڑھنے سے ایک تے پیدا ہو جاتی ہے۔ تقطیع کا قاعدہ یہی ہے کہ اگر کوئی حرف لکھا نہ ہو مگر اضافت کے موقع پر اپنی آواز دے تو اسکو تقطیع کرنے کے وقت کھل کر زیادہ کر لیں گے سر کی اضافت نے ایک تے پیدا کر دی سر کے مفاد کے وزن پر ہوا۔ تسلی میں دسبب آئے دوسرے تسلی مفاعی لن ہو گیا۔ حجم ہے جو دوسرا رکن ہے اس کو حشو کہتے ہیں اسکا وزن مفاعیلن پر ٹھیک ہے۔ مزاج ہے یا مفاعی لن اس میں بھی اضافت کے بڑھا کر پڑھنے سے ایک تے پیدا ہوگی آئے آئے میں کا وزن غود تقطیع میں نہیں لیا گیا کیونکہ تون غنہ ہمیشہ تقطیع سے گر جاتا ہی اور آ میں دوا لے لیے گئے اس لیے کہ بد سے ایک لاف بڑھ گیا آئے آئے مفاعی لن کے ٹھیک وزن پر ہے اس آٹھویں رکن کا نام ضرب ہے۔

قاعدہ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اگر اسی بحر کو کوئی شخص دوسرے نظموں سے ایک تے تدر مجموع اور دوسبب خفیف بنا کر تقطیع کرے تو عروضی اسکو قبول نہیں کرے گا اس لیے کہ بحر کے لیے صرف اٹھ رکن جو متفق علیہ معین ہو چکے ہیں اور جن بحرؤں کے لیے جو اربع رکن مخصوص ہو چکے ہیں انھیں کے موافق تقطیع ہونا چاہیے۔ اب کوئی مفاعی لن کے بجائے نقولن فی بنا کر تقطیع کرے تو کہا جائیگا یہ بحر غلط ہے۔ اور اس پر تقطیع کرنا اصول فن سے ناجائز ہے۔ حالانکہ نقولن فی اور مفاعیلن کا وزن ایک ہی۔

لکھاؤ تازہ نے اس قیل کا بیڑا اٹھایا ہے ہزاروں بیگانہ ہونکی شہادت ہوتی جاتی ہے
لکھاؤ تازہ نے اب قت مفاعی لن نکابی ٹر مفاعی لن اٹھایا ہے
مفاعی لن۔ ہزار دسے مفاعی لن گنا ہوں کی مفاعی لن شہادت ہو مفاعی لن
نجاتی ہے مفاعی لن۔

لکھاؤ کی اضافت سے ایک تے بولنے میں آتی ہے اس لیے اسے بھی تقطیع میں لیا
قتل کا نام ساکن تھا۔ لیکن قاعدہ عروض فارسی اور اردو میں ہی ہے کہ دوسرے

ساکن کو قطع کی ضرورت سے متحرک بنالیتے ہیں اس لیے نکاح پر امفاعی لن کے وزن پر
ٹھیک آیا۔ ہزاروں اور گناہوں میں نون غنہ تھا وہ گم گیا اس لیے کہ قطع میں حرمت
ملفوظی حرمت نیا جاتا ہے۔ بیٹے جو زبان سے بولا جائے۔

ہرج مشن سنی مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلان دوبارہ تبیغ ایک نہاں ہی
جو صرف رکن آخر کے سبب خف کے درمیان میں ایک لف زیادہ کر دیتے ہیں اور
میں بحر میں یہ زحمت آتا ہے اسے منع کہتے ہیں جیسے چوتھے اور آٹھویں مفاعی لن کے
آخر سبب خف کے درمیان ایک لف زیادہ کر دیا لیکن عروضیوں نے اسے نون
غنہ سمجھ کر اردو میں بھی انہیں شعروں کے ساتھ قطع میں لیا ہے جس کے آخر
میں نون غنہ آتا ہے جیسے

بچاتے ہیں تھیں لازم سے تیر جو مرتے ہیں اور پر جان دیتے ہیں نفا کا نام کرتے ہیں
اسکی قطع ہرج مشن سنی کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں۔

بچاتے ہی مفاعی لن تھے ال ذامفاعی لن۔ جسے تم پر مفاعی لن جہرتے ہیں مفاعی
لن لاں۔ لیکن یہ اردو اور فارسی شعر کی غلطی ہے اس لیے کہ نون غنہ قطع میں کوئی
وزن نہیں رکھتا اور نہ زبان عرب میں غنہ کا وجود ہی پھر مفاعی لاں میں نون غنہ
سمجھنا سراسر غلطی ہے اس لیے کہ عروض کے دانشمندان اہل عرب ہیں۔ اور مفاعیلان
میں نون ساکن یہ اعلان ہی اور قطع میں اسکی جگہ پر حرمت ساکن ملفوظی لانا چاہیے
یہ نہ حرمت جو بوسنے میں اپنی آواز دیتا ہی جیسے

جانی بقیہ ای کا نتیجہ ہے مسرت خیر

جانی بے مفاعی لن قرآن کا مفاعی لن تہی جاسے مفاعی لن مسرت خیر
مفاعی لن پرک جانا مفاعی لن بدل صیہ یا مفاعی لن دکا جب کہ مفاعی لن تھے
بجے یہ مفاعی لن۔ ہر طرح نون ساکن حرمت ساکن کے مقابلے میں یا یا اس طرح

ہو جب ختم چھپ کر حضرت استاد کا دیوان

اس میں وزن کا اعلان ہی اسکی تقطیع اس طرح ہوگی۔ ہو جب تحت مفاعی لن

مجبب کر حض مفاعی لن رتے اس تا مفاعی لن د کا دیوان مفاعی لان۔ ہرج سالم
اور ہرج مسبق کا ملا کر ایک غزل میں لکھنا جائز ہے۔ لیکن وزن غنہ کو تقطیع میں
شامل کرنا سخت غلطی ہے

مسیب میں لوگوں غزلیں کم کسی ہیں بعض مسدس کے بند نظر آتے ہیں
بکھر جھ مقبوض مضمون ایک زحمت کا نام قبض ہے جس بحر میں یہ زحمت آتا ہی
اس کا نام مقبوض رکھا جاتا ہی قبض کا اعلیٰ یہ ہے کہ جس بحر میں ایک سہ حرفی وند
مجموع کے بعد دو سبب خفیف ہوتے ہیں تو یہ درمیان کے سبب خفیف کے
آخر حرف کو نکال دیتا ہے۔ ہرج کارکن سالم مفاعی لن تھا مفاو ند مجموع ہے
اور عی سبب خفیف ہے اس سبب سے اُسے سے کو گر ادیا تو اب مفاعلن ہو گیا
یعنی ایک حرف کل گیا چھ حرف رہ گئے اور دو نو وند مجموع بن گئے قبض نام رکھتے نہیں
آتا ہے۔ اسلئے مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بارہی۔

ستم سے کرم سے جناسی و فاسی جو کچھ کہا حضور نے بجا سہی بجا سہی
ستم سے مفاعلن کرم سے مفاعلن جناسی مفاعلن وند سہی مفاعلن
جکج کہا مفاعلن حضور نے مفاعلن بجا سہی مفاعلن بجا سہی مفاعلن۔ جو میں واو
حرف عطف ہندی تھا اسلئے اُسکے گزرنے کا اختیار نہ آخر کو ماضی تھا اور کچھ
میں ہے تھا اسکو بھی گرا دیتے ہیں اسلئے جو کچھ کا جکج رہ گیا۔ اس بحر میں اردو
شاعر شعر کم کہتے ہیں ہرچہ مضمون اخرب جس بحر میں زحمت خرب آتا ہی اس کو
اخر ب کہتے ہیں۔ خرب پیمے تیسرے پانچویں ساتویں رکن میں آتا ہی یعنی صدر تہدا
اور ایک مایک حضور میں در ب زحمت صرف مفاعی لن کے رکن میں آتا ہے اور کسی

رکن میں نہیں آتا ہی اسکا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے اور ساتویں حرف کو اگر ادیتا ہی۔ مفاعی لن
سیم اور تون گر گیا تو فاعیل وہ کیا فاعیل کو مفعول سے بدل دیا اس طرح پر مفعول
مفاعی لن مفعول مفاعیلین دو بار۔

سیا دکر تا ہی بے جرم پر لبیل اب کون کرے جا کر گل سے خبر لبیل
سیا د مفعول کتر تا ہی مفاعی لن بے جرم مفعول پرے لبیل مفاعی لن۔ اب کون
مفعول کرے جا کر مفاعی لن گل سے رخ مفعول پرے لبیل مفاعی لن۔

بھر تیر مقل اخرب مکفوف مقصور۔ اخرب کا بیان تو ہو چکا ہی ہے وہ مقفوف
مفعول بناتا ہے۔ مکفوف اسکو کہتے ہیں جس میں کف زحاف آتا ہی۔ جب کن سار
حرفی ہو تو اسکے حرف آخر جو ساکن ہوتا ہی اسکو اگر ادینا جیسے مفاعی لن جو سار
حرف کا رکن ہی اسکے آخر میں تون ساکن ہے تو جب اسکو اگر ادو گو تو مفاعیل

باقی رہے گا۔ مفاعیل کوئی رکن کی صورت میں نہیں ہے نہ آٹھ رکنوں میں سے
کوئی رکن ایسا جس کے یہ ہوزن ہو کہ اس سے بدل دیا جائے اس لیے یہ
ایسی صورت پر رکھا گیا۔

مقصود اس بھر کو کہتے ہیں جس میں قصر آتا ہی قصر کا یہ قاعدہ کہ جس رکن کے
آخر میں جب خفیف ہوتا ہی اسکے حرف آخر کو اگر اگر حرف ماقبل کو ساکن
کر دیتا ہے جیسے مفاعی لن میں سبب خفیف آخر لن اسکے تون کو اگر اگر لام کو ساکن
کر دینا چاہیے تو مفاعیلین وہ جاب کا مکفوف میں لام کو پیش رہتا ہی قصر میں لام
بھی ساکن ہو جاتا ہی اسکے صدر بہا بتا میں لینے پنے اور پانچویں رکن میں رکن
اخرب لینے مفعول آتا ہی اور حشر میں لینے ہر مصرع کے دو مکر تیس رکن میں کف
آتا ہی لینے مفاعیل رہتا ہی اور غرض میں دضرب میں قصر آتا ہی لینے ہر مصرع کا آخر
کہ وہ مفاعیل ہو گا۔ لام رہتا ہی۔

قاعہ :- ہر جن معنیٰ اقرب کمزور ہے مقصود اور ہر جن معنیٰ اخباب کمزور ہے مجتہد
دونوں کو ایک غزل میں لانا جائز ہے۔

بکھر چرچہ معنیٰ شہر :- جب بحر میں شہر نہ دیکھو اتنے اترے ہو تو اسکو اشرقتے ہیں
شہر کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ مفاعین کے دند کے پہلے حرف بیٹھے معنیٰ میثم کو گرا دیتا ہے
تو ناعی لن باقی رہتا ہے اس کے بعد سبب بدل بیٹھے کی س کے گرا دیتا ہے تو ناعی
باقی رہتا ہے اور یہ صدر وابتدا یعنی مصرع اور عشود دم کی جگہ پر آتا ہے
باقی رکن سالم رہتے ہیں۔

فاعلن مفاعی لن فاعلن مفاعی لن فاعلن مفاعی لن
باغ دہر میں بلبل گل کو تازگی کسب کچھ چاد دن ٹھٹھے اور جو جفا اٹھانی ہو
باغ وہ فاعلن رستے بل بل مفاعی لن گل کتنا فاعلن زگی کسب ہی مفاعی لن چار
ون فاعلن اٹھے ار مفاعی لن جو جفا فاعلن اٹانی ہو مفاعی لن اسمیں آدھ
کو شاعر نے آر نظم کیا ہے یعنی داؤ کو تقطیع میں نہیں لیا ہے ایسا جائز ہے
لیکن قابل ترک ہے اور بعض اہل تیار طر کرتے ہیں۔

بقاعدہ مذکورہ بالا ان بحر میں بیٹھے لانا یعنی ہر مصرع کے آخر میں سبب
خفیف کے درمیان میں ایک لف زیادہ کر دیتا جائز ہے مگر فون ساکن معان
شمار ہو گا نہ فون غنہ اور فون غنہ کا تقطیع میں لینا جائز نہیں ہے اور جن عروضیوں
نے اردو میں ایسا کیا ہے سمجھنا غلطی کی ہے۔

بحر فرج مسدس مجذوف :- مسدس کہتے ہیں چھ رکن والی بحر کو مجذوف کہتے
ہیں رکن کے آخر کے گرا دیتی ہے اور رکن باقی بیٹھے مفاعی کے بدلے فون لانا چاہیے
کیونکہ رکن ناقص کے ہونے پر جب رکن کامل مل جائے تو اسکا لانا ضروری اور مذمت
آخری مصرع سے عرض و ضرب میں کرتا ہے۔

مضامی لن مضامی لن فحولن مضامی لن مضامی لن فحولن
 مثال شام جبران ہر صحر ہے ہو و شام فرقت رات بھر ہے
 شامے شامعی لن صبح را ہر مضامی لن صحر ہے فحولن ہو و شامعی لن
 فرقت رات مضامی لن صحر ہے فحولن۔

ہنر ج مسدس مقصور قصہ کا قاورہ تو تم کو معلوم ہی کہ جب رکن کے آخر میں سبب
 خفیف ہوتا ہی تو اس کے آخر حرف کو گرا کر حرف اول کو ساکن کر دیتا ہے جیسے مضامی لن
 میں آخری سبب خفیف لن ہی نوں کو گرا دیا لام کو ساکن کر دیا۔ مضامیل رہ گیا یہ
 زفات حرف عروضا ضرب یعنی مصرع کے آخر میں آتا ہی درمیان اور اول میں نہیں
 آتا اس کے بدلے لوگ فحولان بہ اعلان نوں لانا بھی جاؤ رکھتے ہیں مگر قیاس یہ چاہتا
 ہے کہ جب فحولان کوئی رکن سالم نہیں ہی تو مضامیل نے کیا خطا کی ہے جسکو گرا دیا
 جائے۔ حالانکہ دونوں کا وزن برابر ہے

مضامی لن مضامی لن مضامیل مضامی لن مضامی لن مضامیل
 دکھا متھ چاند کو نہیں نہیں کہ تو آج یہی صحبت رہے اسے ماہر و آج
 دکا نہ چا مضامی لن دکو ہس ہس مضامی لن کتو اراج مضامیل ہی صبح بت
 مضامی لن رہے اسے مضامی لن ہر و اراج مضامیل۔

بھر ہنر ج مسدس مخدوحت اور مسدس مقصور دونوں کا ایک غزل میں جمع کرنا
 جائز ہے اردو کے شعرا نے تو ایک مصرع ہنر ج مسدس مخدوحت میں اور دوسرا
 مصرع ہنر ج مسدس مقصور میں نظم کیا ہے۔

اکیلا ہوں شب فرقت میں لے دل بہل جاؤں کرے باتیں جو تو آج
 اے لہو مضامی لن شب فرقت مضامی لن مہلے دل فحولن بہل جاو مضامیل
 کرے باسے مضامی لن جتو اراج مضامیل جاؤں جو ہنر ج الف کی آواز دیتا ہی اور تلفظ

میں آتا ہی اس کو الف سے لکھ کر تقطیع میں لیتے ہیں۔

قاعدہ :- اگرچہ اردو کے شعر ایسا کرتے ہیں کہ ایک مصرع ہزج سدس مخذون اور دوسرا مصرع ہزج سدس مقصور میں منظم کرتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ عروض کے خلاف ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی منظم میں ایک شعر ہزج سدس مخذون میں اور دوسرا شعر ہزج سدس مقصور میں ہو تو جائز ہے۔

نہر ج مسدس اخیر صیغہ مضارع حذف کا بیان ہو چکا ہے کہ پہلے اور ساتویں حرف کو اگر ادیتا ہے یعنی مفاعی لن کا فاعیل رہ جاتا ہے اس کو مفعول سے بدل دیتے ہیں گویا مفعول قائم مقام فاعیل ہے مسدس میں پہلا رکن اور پانچواں رکن مفعول آتا ہے یعنی مصرع کا پہلا رکن مفعول ہوتا ہے اور دوسرا رکن مقبوض ہوتا ہے اُس کا بھی بیان ہو چکا ہے کہ جب کسی رکن میں ایک و مذمبور اور دو سبب خفیف آتے ہیں مبیا مفاعی لن میں ہی تو بیچ و اس سبب خفیف کے دو سبب حرف یعنی کو اگر ادیتے ہیں تو مفاعلن رہ جاتا ہے اُسی کا نام قبض ہے یہ دوسرا رکن ہوتا ہے تیسرا رکن محذوف آتا ہے مذب کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر رکن کے آخر میں سبب خفیف ہوتا ہے تو اس کو اگر ادیتا ہے مفاعی لن کے آخر میں لن سبب خفیف تھا اس کو اگر ادیا تو مفاعی باقی رہا اُس کو فنون سے اس لیے بدل دیا کہ فنون ایک سالم رکن ہے۔ اس طرح۔

مفعول مضاف مفعول
مرتا ہوں خدا کے واسطے جا
مفعول مفعول خدا کو مفعول مفعول
مفاعیل ہما مفعول۔ اس بحر میں ثنویاں زیادہ کسی گئی ہیں۔ پانچ انگلیوں
میں یہ حرف زن ہی ہے کو مطلع چنتن ہے۔
یہ شعر بھی اسی بحر میں ہے۔

ہزج مسدس اُخر مقبوض مقصور یہ تو تم جانتے ہو کہ مفاعی لن کے اول اعراب
 آخر کا ایک ایک حرف گرا دیتے ہیں تو فاعیل رہ جاتا ہی اُسکو مفعول سے بدل دیتے
 ہیں تو مفعول کو ہزج کا اُخر کہتے ہیں اس بحر میں بھی پہلا رکن اُخر یعنی مفعول
 آتا ہی اور قبض یہ ہے کہ مفاعی لن کے پنج والے سبب خفیف یعنی عی کی گرا دی تو
 مفاعلن باقی رہا اسکا نام مقبوض ہی یہ دوسرا رکن آتا ہی اور قصر کا عمل یہ ہے کہ وہ
 مفاعی لن کے نوں کو گرا کر لام کو ساکن کر دیتا ہی تو فاعیل چاہتا ہی اور تیسرا رکن ہوتا ہی
 مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
 پہنچا ہیں نام لطف آمیز تو آتش عشق کو کیا تیز
 پہچا مفعول منالط مفاعیلن فاعیل مفعول شش تکو
 مفاعیلن کیا تیز مفاعیلن -

ہزج مسدس اُخر مقبوض محذوف اور ہزج مسدس اُخر مقبوض
 مقصور دونوں کو ایک بحر میں جمع کر سکتے ہیں۔

بحر رمل کا بیان

بحر رمل مثنیٰ سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبارہ۔
 زہر غم قیمت سے اپنی شیرا در بن گیا ہی جو لیا ساغر وہ جگہ جام کو ثربن گیا ہے
 زہر غم قس فاعلاتن مت سیب فی فاعلاتن شربا و فاعلاتن بگیا ہی فاعلاتن
 جو لیا سا فاعلاتن غروج کو فاعلاتن جا کو ثربا فاعلاتن بن گیا ہے فاعلاتن۔
 سے اپنی میں ایک حرف گرا نا چاہیے ہے گرا دیا آلف چو نکہ دونوں حرف
 علت ہیں دونوں کا گرا نا جائز تھا لیکن ایسے محل پر عروضی الف وصل کو گرا
 دیتے ہیں۔ اسلئے ہم نے بھی مت سیب نے لکھ کر قطع کی اگر کوئی مت

ساب ن لکھ کر قطع کرے تو بھی درست ہی مگر اصل عروضیاں اس طرح ہی کہ الف
گمراہ دیتے ہیں۔ مثلاً من مخدوف حذف کا کام یہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں سبب خفیف
ہوتا ہے تو وہ اسکو گمراہ بنا دیتا ہے۔ فاعلاتن کے آخر میں بھی سبب خفیف تھا حذف نے
اسکو بھی گمراہ کر دیا۔ فاعلاتن ہی رہ گیا، اسکو بدل کر عروضیوں نے فاعلن بنا لیا۔ فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دوبارہ حذف حرف رکن آخر میں آتا ہے۔

میرے پڑے آنسو عریح ہاؤن مل چھکر میری نظروں میں ترا احمد جوانی پھر گیا
نہ پڑے انا فاعلاتن و عروضیے فاعلاتن ماہ کامل فاعلاتن دے لکر فاعلن
دے انا فاعلاتن سے ترا فاعلاتن دے جوانی فاعلاتن
پھر گیا فاعلن۔

بکھر مل مٹھن مقصود فقر کی تعریف بیان ہو چکی ہے کہ رکن کے آخر میں سبب
خفیف ہوتا ہے۔ تو اس سبب کے حرف آخر کو گمراہ کر اقبل کو ساکن کر دیتا ہے
چونکہ فاعلاتن میں آخر لکھو اسبب خفیف کا ہے اس کے نوں کو گمراہ کر کے کو ساکن کر دیا۔
فاعلاتن رہ گیا۔ یہ رکن آخر مصرع میں آتا ہے۔ یعنی عروضی ضرب میں فقر کر دیا جاتا ہے
بعض عروضیوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بجائے فاعلات کے فاعلان نوں اعلان کے
ساتھ لائے جاسکتے ہیں۔ بہر حال دونوں کے وزن برابر ہیں تو کوئی وجہ قوی فاعلات کے
بر لئے کی معلوم نہیں ہوتی۔

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
میتھ کو آٹھویں بحر شکر بیان عندلیب
میتھ کو آٹھویں بحر شکر بیان عندلیب
میتھ کو آٹھویں بحر شکر بیان عندلیب
میتھ کو آٹھویں بحر شکر بیان عندلیب

میتھ کو آٹھویں بحر شکر بیان عندلیب
میتھ کو آٹھویں بحر شکر بیان عندلیب

اُردو کے شعرا نے ایک مصرع مخدوف اور ایک مقصور میں کہا ہے۔

آمد آمدی خزاں کی جانمواں ہی بہار
روستے ہیں نگوار کے دریا غباں کھول رہا ہے

اگر اہل فاعلان ہے خزا کی فاعلان جانوالی فاعلان ہے ہمار فاعلان

رویتے گل فاعلاق زار کے در فاعلاق باغیا کو فاعلاق لے ہوے فنا علن

مصرع اول مقصود ہوا اور مصرع دوم غزلت لیکن مصرع آخر میں جو زہان واقع

ہوگا اسی بجر کے نام سے غزل مونسووم کی جائیگی۔

بحر امل متن مخدوف اس بھریں عہد وادرا ابتدا لکن سالم آگئے ہیں اور

مختومیں یہ بھی ہے کہ دورِ نسو میں صرف بین الاقوامی اداروں کو دھڑکائیں

مختتم رکعت کس رکعت کے اول میں سب خفیف ہو تو اسکے بعد سے

حزب کو گمراہی سے باز رکھنا اور اس خفیہ معاہدات کو گمراہی سے باز رکھنا

رہ گیا اور اس میں عزت و کرم فاعلین تھا اس میں ہی سب ضیف تھا

اسکا بھی ڈالت گرا دیا نعلین رہ گیا۔

فَاعْلَامَاتِنِ فَعْلَامَاتِنِ فَعْلَامَاتِنِ

وقت آخر ہیں واپس نہ آئے گا

وقتی که از شما علمان هم دیدم و غلاتی رو که با فتنه من میسازید باطن هم بدید

فاما من سئل عن اختلاف في بيان الالف فقال: هو الذي

مجلس اول در بیان عقاید و اصول دین

[illegible]

از آنکه در این کتاب

14-00000

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
یہ بھی یاد رکھو کہ بعض عروضی فعلان بھی کہتے ہیں اور یہ جائز ہے مگر نون کا
اعلان رہے اور حرف ساکن کے ساتھ تقطیع میں آئے۔ نون عنہ کے
ساتھ تقطیع کرنا غلط ہے۔

میرا حمان ہے اک رشک قمر آج کی رات منزل ماہ نظر آتا ہو گھر آج کی رات
سے رسمہ ما فاعلاتن نہ اک رش فاعلاتن کت مرا فاعلاتن جبک رات فاعلاتن
من زلے مہ فاعلاتن ہن ظرا فاعلاتن نہ گرا فاعلاتن جبک رات فاعلاتن -
قاعدہ :- بحر مل مشن مجنون مخذوف اور بحر مل مشن مجنون مقصور دونوں ایک
غزل میں کہتے ہیں اور یہ جائز ہے -

آج غم کوئی نہیں لےج اگر ہی تو یہ ہے جاگنا ہو گا تھیں چار پہر آج کی رات
اجنم کو فاعلاتن بن ہی رن فاعلاتن ج اگر ہے فاعلاتن تیرے ہے فعلن جاگنا ہو گا
فاعلاتن کتیمہ جا فاعلاتن رہرا فاعلاتن جبک رات فاعلاتن -

بحر مل مشن مجنون مخذوف مقطوع۔ اس میں بھی پہلا رکن سالم رہتا ہے
دوسرا تیسرا مجنون یعنی فاعلاتن رہتا ہے۔ چوتھے رکن پر دو زحمت واقع ہوتے ہیں
پہلے فاعلاتن میں سے بقاعدہ حذف رکن آخر سبب خفیف کو گرا کر فاعلن بناتے ہیں
فاعلن پر قطع لاتے ہیں قطع کا عمل یہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں دو مجموع ہوتا ہے
تو اس کے حرف آخر کو گرا کر اس کے ماقبل حرف کو ساکن کر دیتا ہے فاعلن کے آخر میں
دو مجموع فاعلن تھا اس کے نون کو گرا کر لام کو ساکن کر دیا تو فاعل رہ گیا فاعل کو
دوسرا رکن بن گیا۔

بعض عروضی کہتے ہیں کہ نہیں اس پر تین زحمت واقع ہوتے ہیں۔ پہلے حذف
رہ فاعلن رہا پھر اس پر تین لاؤ یعنی فاعلن کے الف کو گرا دو فعلن باقی رہا اس پر

تسکین لاؤ تسکین کا قاعدہ یہ ہے کہ جان تین حرف برابر متحرک جمع ہوں تو درمیان واسلے حرف متحرک کو ساکن کر دیتا ہے چونکہ تین حرف متحرک تھے لہذا بیچ کے حرف عین کو ساکن کر دیا اسلیے اسکو محذوف محبوں مسکن سمجھنا چاہیے۔ لیکن قاعدہ قدما یہ ہے کہ جہاں کسی دوسرے زحاف سے کام چل سکتا ہو وہاں تسکین کا قاعدہ جاری نہ کرنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے صورت اول میں ایک رکن پر دو زحاف آؤ ہیں اور صورت ثانی میں تین زحاف آتے ہیں تو زحاف کا کم آنا بہتر ہوتا ہے اسلیے ہم اس پر کو رل مثنیٰ محبوں مقطوع کہینگے۔

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن نفس
بھرا ہے نفس سرد مراد اول شاید
لٹھنڈی لٹھنڈی ترے کوچی سی ہوا آتی ہے
بر رہا ہے فاعلاتن نفس سرد مراد اول فعلاتن شاید فعلاتن ڈٹن ڈٹن
فاعلاتن تر کو بچے فعلاتن سہوااا فعلاتن تی ہے فعلاتن۔

بھر کر مل محبوں مقصود مشغول۔ اس میں پہلا رکن سالم آتا دوسرا یعنی حسنو محبوں فعلاتن آتا ہے۔ چوتھا آٹھواں یعنی عروض و ضرب مقصود مشغول آتا ہے پہلے سالم رکن فاعلاتن کو اس کے حرف آخر زون کو اگر اکرت کو ساکن کر دو تو مقصود فاعلاتن ہو جائیگا پھر تشبیت کر و تشبیت فین او تو تسکین کا عمل کیلا کرتا ہے یعنی فین تسکین دونوں کے زحاف تشبیت میں آتے ہیں۔ اسکا اصول یہ ہے کہ جب درمیان رکن میں دو تہ مجموع واقع ہو تو اس پر اپنا عمل کرتا ہے۔ پہلے جب تشبیت اول کے حرف دوم کو اگر ادیتا ہے جیسا فین کا قاعدہ ہے تو فاعلاتن مقصود فین کے اعلیٰ کو گرا دیا فعلاتن رہا۔ پھر تین برابر رکنوں میں سے بیچ کی حرکت کو ساکن کر دیتا ہے مثلاً تسکین کے فعلاتن رہ جاتا ہے۔ جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اور فقرا کرتے ہیں کہ اسے محبوں مقصود مسکن کہتے ہیں یعنی پہلے فاعلاتن کو محبوں فعلاتن بناتے ہیں

فاعلن نیثات فاعلات کاشدل پر فاعلاتن مجوز میں شمار کیا جاتا ہے۔

قاعدہ :- سبب خفیف کو وہ مجموع بناتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ تم
ایک سبب خفیف لے کر اس کے آگے ایک حرف تہا ایسے اور اس کے بعد دو تہا
عم لے دو اور الف کو تلافی میں نہ آدا کرو۔ تو غے دل فنون کے وزن پر دم جائیگا
یا کوئی الف وصل اس کے بعد نہ آوے اور اس کو تلافی میں نہ آدا کرو۔ ایسے تم اپنا
یہ بھی تپ نا فنون کے وزن پر آجائے گا کبھی الف مدے آتے ہیں اور جو کچھ
الف مدد الف کے برابر ہوتا ہے تو ایک الف کو اگر سبب خفیف سے دوسرے
حرف کو متحرک کر دیتے ہیں جیسے تم آئے ہو۔ اسکو تم سے ہو معافی لہ کے وزن
پر نظم کر سکتے ہو۔ کیونکہ سبب خفیف میں صلاحیت و مجموع بننے کی ہوتی ہے
اس سبب خفیف صیغہ امر ہے اسکی ماضی بنا و سنا و تد مجموع میں جہذا۔ اسطر
چل سے چلا چلو و تد مجموع ہو جاتے ہیں اور جو ایسے الفاظ ہیں جو نہ سبب
خفیف ہیں نہ سبب ثقیل ہیں نہ وہ مجموع ہیں نہ وہ مفروق ہیں بلکہ ایک تیسری
شکل میں ہیں جیسے ان کا حرف اول متحرک ہے اور حرف ثانی حرف ثالث ساکن ہے یہ تحت
تحت متحرک ہے ان کے تیس حرف کو تقطیع میں زبردستی متحرک کر کے پہلے طے کو
سبب خفیف بنالیتے ہیں جیسے تحت میرا اس کی تقطیع یوں ہوگی تج تے را
فاعلن صبر تیرا۔ جب رستے را فاعلاتن اور ایسی زبردستی عروہ یوں
جائز کر لی ہے۔

رمل مسدس محذوف۔ مسدس اس واسطے کہ اس کا ایک شعر میں چھ رکع آتے
ہیں اسکی سالم بحر میں اردو شعر دیکھنے میں نہیں آئے اسلئے اسکا بیان نہیں
کیا حذف کے ساتھ لوگوں نے نظم کیا ہے حذف کا وہی قاعدہ ہی جو ان میں
لکھا گیا یعنی وہ آخری سبب خفیف کو اگر فاعلا کو فاعل بنادیتا ہے۔

فَاعِلَاتِن فَاَعْلَاتِن فَاَعْلَن
چاک و امان قیامت کیجیے امتحانِ دست و حشت کیجیے
چاکہ اما فاعلاتن نے قیامت فاعلاتن کی جیسے فاعلن ام تھا۔ نے
فاعلاتن دس قوتِ شت فاعلاتن کی جیسے فاعلن۔
بکھر رمل مسدس مقصور۔ قصر رکن آخر سبب خفیف آخر کے لون کو
گرا کر ت کو ساکن کر دیتا ہے۔

فَاعْلَاتِن فَاَعْلَاتِن فَاَعْلَاتِن فَاَعْلَاتِن
اُٹھ گیا پہلو سے کوئی جان عیش دور اب ہم سے ہو اسامان عیش
اُٹ گیا پہلو فاعلاتن کو سکونی فاعلاتن جان عیش فاعلاتن دور اب ہم
فاعلاتن سے ہو اسامان فاعلاتن جان عیش فاعلاتن۔ رمل مسدس محذوف اور
رمل مسدس مقصور دونوں ایک میں نظم کر سکتے ہیں۔

بکھر رمل مسدس مخبون محذوف۔ اسکا پہلا رکن سالم رہتا ہے
دوسرا رکن مخبون یعنی فاعلاتن رہتا ہے۔ تیسرا رکن پہلے مخبون ہوا یعنی
فاعلاتن ہوا پھر محذوف ہوا یعنی رکن آخر میں جو سبب خفیف تھا نکال ڈالا
گیا فاعلاتن اسکو فعلن بکسر عین سے بدل دیا۔

فَاعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَن
باندھی ہے اس کی محبت میں کمر اک زمانے نے عداوت کیلیے
باد ہے اس فاعلاتن کجبت فاعلاتن کمر فعلن اک زمانے فاعلاتن
ندادوت فاعلاتن کے لیے فعلن۔

رمل مسدس مخبون و مقصور۔ اس میں بھی پہلا رکن سالم رہتا ہی دوسرا رکن
مخبون یعنی فاعلاتن رہتا ہی تیسرا رکن مخبون اور مقصور یعنی فاعلاتن بکسر عین رہتا ہی

فَاعِلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَاعِلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن
 اب کسی بات کا بیجا ہے خیال وصل کی کوئی تو مدد سے نکال
 اب کسی با فاعلاتن تک بے جا فَعْلَاتِن ہن خیال فَعْلَاتِن وصل لکھی کو
 فاعلاتن مُت تدبی فَعْلَاتِن رِکھال فَعْلَاتِن -

بکر محل سدس مجنون مجذوف مقطوع - پہلا رکن سالم دوسرا رکن مجنون
 فَعْلَاتِن تیسرا رکن مجذوف مقطوع مذوف کے بعد فاعلن ہو گیا۔ اور قطع سے نون
 گر گیا لام ساکن ہو گیا۔ فاعل باقی رہا اسکو فعلن سے بدل دیا۔
 فَاعِلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَاعِلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن
 یاد اُن کی شب فرقت ہو گئی سب فراموش محبت ہو گئی
 یاد اُن کی فاعلاتن شب فرقت فَعْلَاتِن ہو گئی فعلن سب فراموش
 فاعلاتن شمع حب بت فَعْلَاتِن ہو گئی فعلن -

رمل سدس مجنون مقصور مشعث - پہلا رکن سالم فاعلاتن دوسرا رکن
 مجنون فَعْلَاتِن تیسرا رکن پہلے مقصور بنادو یعنی سبب خفیف کا حرف آخر گر کر اگر قبل
 کو ساکن کر دو فاعلات باقی رہا اسکو بقاعدہ تشعیث مشعث بنادو یعنی پہلے
 سبب کا آخر حرف الف گر دو فَعْلَاتِن باقی رہا۔ اب تین حرکتیں برابر ہیں انہیں
 جج کی حرکت کو ساکن کر دو فَعْلَاتِن بسکون عین باقی رہ جائیگا۔

فَاعِلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَاعِلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن
 کیوں جلاتا ہے مجھے لے صیا د کیوں ستاتا ہے مجھے ای صیا د
 کو جلاتا فاعلاتن ہم جے لے فَعْلَاتِن صے یا د فَعْلَاتِن کو ستاتا
 فاعلاتن ہم جے اے فَعْلَاتِن صے یا د فَعْلَاتِن -

مرے در فعلوں کی ضد فعلوں دو اہو فعلوں گئی فعل کر خ صرت فعلوں
اے دے فعلوں شفا ہو فعلوں گئی فعل۔

بکھر متقارب اثرم۔ یہ زحافت صدر اور ابتدا اور خسو دوم میں آتا
ہی جس بحر میں زحافت اثرم واقع ہوتا ہی اُسکو اثرم کہتے ہیں اسکا قاعدہ
یہ ہی کہ جس رکن میں پہلے ایک دند مجموع اور دوسرا سبب خفیف ہو جیسے
فعلوں میں ہی تو سبب خفیف کے آخر حرت فون کو نکال ڈالو فعلوں باقی رہا
اب دند مجموع کے حرف اول کو گرا دو فعل باقی رہا اسکے بعد فعل کو فعل بدل
فعل فعلوں فعل فعلوں فعل فعل فعلوں فعل فعلوں
قتل ہوا ہی لال علی کا تازہ ستم ہی ظلم نیا ہے

قتل ہوا ہے فعل فعلوں لال علی کا فعل فعلوں تازہ ستم ہے
فعل فعلوں ظلم نیا ہے فعل فعلوں۔

اردو کے شعرا اسے چار خانے کی بھر کہتے ہیں اور اسکے دو رکن ملا کر تقطیع
کہتے ہیں ورا کثر اس بکھر کو المضاعف یعنی ایک شعر میں سولہ رکن لاتے ہیں۔
بکھر متقارب اثرم۔ ظلم کی تعریف یہ ہی کہ وہ رکن کے دند مجموع کے
پہلے حرف کو گرا دیتا ہی فعلوں میں غو دند مجموع ہی اسکے پہلے حرف کو گرا دیا تو غو
باقی رہا۔ سبب ملا کر فعلوں رہا۔ اسکو فعلن بسکون عین سی بدل دیا۔ ہر مصرع میں
پہلا اور تیسرا رکن اثرم آتا ہی باقی سالم۔

فعلن فعلوں فعلن فعلوں فعلن فعلوں فعلن فعلوں

عزم کم نہیں ہی دل کو ہما ہے صورت کسی کی دلیں نانا ہے

عزم کم فعلن نہیں ہے فعلوں دل کو فعلن ہما ہے فعلوں صورت
فعلن کسی کی فعلوں دل سے فعلن نہا ہے فعلوں۔

بحر متقارب مقبوض اٹلم مضاعف قبض کا دستور یہ ہے کہ رکن کے آخر میں اگر سبب خفیف ہوتا ہے تو اُس کے آخری حرف کو گرا دیتا ہے۔ فاعلن میں زعات کا آخری حرف سبب خفیف ٹوٹن ہے اُس کو گرا دیا فاعلن باقی رہا اور اٹلم فاعلن کے اول حرف کو گرا کر فاعلن بسکون عین کر دیتا ہے۔ ہر مصرع میں پہلا رکن مقبوض و دوسرا اٹلم آتا ہے۔ پورے شعر میں سولہ رکن آتے ہیں۔

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
نہ دور ہو لکھ و غم ہمارا نہ زخم دل ہو ہم ہمارا نہ سوز سینہ ہو کم ہمارا خفا ہے جیتا صغ ہمارا
اس کی تقطیع دو دور رکن ملا کر کیجاتی ہے۔

نور ہو رن فعلن جغم ہمارا فاعلن فعلن زخم دل ہو فعلن فعلن
بہم ہمارا فاعلن فعلن۔ سوز سینہ فعلن فعلن کم ہمارا فاعلن فعلن خفا ہے جیتا تک
فعلن فعلن صغ ہمارا فاعلن فعلن۔

بحر متدارک مشن سالم

مناعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
مٹ گئے عشق میں امتحاں ہو چکا بس ستم ہمپہ لے آسماں ہو چکا
مٹ گئے فاعلن عشق فاعلن ام فاعلن فاعلن ہو چکا فاعلن بس ستم
فاعلن ہم ب اے فاعلن الاسما فاعلن ہو چکا فاعلن۔

بحر متدارک مشن جنون۔ جن کہتے ہیں رکن کے سبب خفیف کو حرف دوم کے گرا نے کو لیکن جب سبب خفیف رکن کے اول میں ہو فاعلن میں سبب خفیف اول ہے۔ اُس کے الف کو گرا دیا فاعلن ہو گیا۔

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
مرے درد جگر کی دوا ہی نہیں اس الم کو جہاں میں شفا ہی نہیں

مرد فعلن دچکر فعلن کہہ: فاعلن ہنہی فعلن اس لم فعلن کہما فعلن مشفا فعلن ہنہی فعلن۔

بھر متدارک مجنون مسکن جب تسکین زحاف واقع ہوتا ہے تو اس بھر کو مسکن کہتے ہیں۔ تسکین کا دستور یہ ہے کہ جب تین حرکتیں برابر آتی ہیں تو بیچ والی حرکت کو ساکن کر دیتا ہے۔ چونکہ فاعلن کو مجنون کرنے کے بعد فعلن میں برابر تین حرکتیں تھیں اس لیے اُسے عین کو ساکن کر دیا۔ فعلن ہو گیا۔ صرف ایک نہ حاف قطع کے لائیے فاعلن فعلن بن سکتا تھا۔ لیکن اس لیے کہ متدارک کے عروض ضرب یعنی آخر مصرع کے سوا عروضیوں کے قاعدہ قطع لانا ناجائز ہے۔ اس لیے اُس میں عین اور تسکین دوزحاف لائے گئے اسیں تشعیث نہیں کر سکے اس لیے کہ تشعیث صرف فاعلاتن میں آتی ہے۔

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

وہ آفت کا پر کا لا ہی سو حکمت فطرت والا ہی

وہ افععلن فتن کا فعلن پر کا فعلن لا ہے فعلن سو حکمت فعلن فتن مت فظ فعلن رت و افععلن لا ہے فعلن۔

قاعدہ:۔ یہ بحر المضاعف یعنی سولہ رکن کی بھی آتی ہے اور اختیار ہے کہ ایک رکن مجنون اور چند رکن مجنون مسکن لائیں۔

بھر متدارک مٹھن اخذ جس رکن میں زحاف عذ آتا ہے اُس کو اخذ کہتے ہیں یہ زحاف صرف عروض ضرب یعنی آخر مصرع میں آتا ہے جس رکن کے آخر میں وہ مجموع ہو اُس کو پورا کر دیتا ہے چونکہ فاعلن کے آخر میں وہ مجموع ہے اُس کو بھی گرا دیا صرف ناباقی رہ گیا اُس کو رفع سے بدل دیا۔

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
ما یہ قاسم کی رو کر پکاری مہندی آتی ہے قاسم بھاری

ما یقا فاعلن سم کرو فاعلن کر چکا فاعلن ری فاعلن مہ دا فاعلن
تی ہقا فاعلن سم تما فاعلن ری فاعلن

قاعدہ :- اس تقطیع میں یہ بات بھی معلوم ہو گی کہ جب حرف مخلوط نون
غنے کے ساتھ آتا ہے جب بھی انہیں سے ایک حرف تقطیع میں لیا جاتا ہے۔ مندی میں
نون ہی مخلوط یعنی فون تو غنہ ہی وہ تقطیع میں کی طرح نہیں آ سکتا اور وہ مخلوط ہی مگر
اپنی آواز دیتا ہے اسلئے لیا گیا۔ یہ بحر بھی المضاعف آتی ہے یعنی ایک شعر میں سولہ رکن۔

آؤ تم کو میں دو لہا بناؤں دل کے ارمان اپنے نکالوں
آئی انگشتن میں باد بہاری مندی آتی ہے قاسم بھاری

بحر کامل

بحر کامل مثنیٰ سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

جو نیم صبح لپٹ گئی کسی گھل کے دامن پاک سے
تو شمع جہنے اک چھڑی چڑی اُسکو آکے سٹاک سے
جیسی مصدب مفاعیلن علیٹ گئی مفاعیلن کیسکل کد استفاعیلن مبادک سے
مفاعیلن تشاعمر مفاعیلن رن اک چڑی مفاعیلن جڑ اس کد مفاعیلن
کٹا کسے مفاعیلن۔

بحر جزم

بحر جزم مثنیٰ سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

جب مشک بھر کر نمری عباس غازی گھر چلے
 اک جام کوثر بھر لیا اور زلد سی حیدر چلے
 جب مش کبر مستفعلن کوڑے سے مستفعلن عب باسقا مستفعلن زری گر چلے مستفعلن
 اک جا کو مستفعلن ژر بر لیا مستفعلن ارض سے مستفعلن ہے در چلے مستفعلن
 رجز شمن مطوی مجنون جس رکن میں زحان طے آتا ہی اسکو مطوی کہتے ہیں
 اسکا قاعدہ یہ ہے کہ جس رکن میں دو سبب خفیف برابر ہوتے ہیں تو دوسرے سبب
 خفیف کے ساکن حرف کو گرا دیتا ہی مستفعلن میں دو سبب خفیف تھے دوسرے
 سبب کا ساکن حرف تھان تھا اسکو نکال ڈالا مستفعلن باقی رہا اسکو مستفعلن سے
 بدل دیا اور بن کہتے ہیں رکن کے پہلے سبب کے حرف ساکن کے گرانے کو جب سین
 کو نکال ڈالا تو مستفعلن باقی رہا اسکو مستفعلن سے بدل دیا
 پہلا رکن مطوی دوسرا رکن مجنون رکھو۔

مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن
 ظلم کیا بُرا کیا جسم کیا تو کیا ہوا
 نمل نکلیا مستفعلن برا کیا مفاعیلن رح نکلیا مستفعلن
 مستفعلن ربی دیا مفاعیلن طے لیے مستفعلن دوا ہوا مفاعیلن
 اس میں ظلم اور رحم کا میم جو ساکن تھا تقطیع کی ضرورت سے متحرک ہو گیا۔
 اور یہ جائز ہی اور تو کیا نکلا ہو گیا یعنی پانچ حرف کے تین حرف رہ گئے۔

بحر وانس

بحر وانس شمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 یہ بحر عرب کیلئے مخصوص ہی فارسی والوں نے بھی کم غزل کہی تھیں اور وہیں کی غزل نظر نہیں آتی

اب پہلے مرکب مجرد کا بیان کیا جائے گا اور کونو تکو ملا کر بنائی گئی ہیں۔

بجرحمت

بجرحمت مثنیٰ سالم مستفعلن فاعلاتن ایک شعر میں چار بار ہے۔ یہ بحر اردو میں سالم نہیں آتی۔ بجرحمت مثنیٰ مخبون محذوف خبن سبب خفیف دل کے ساکن حرف کے گرائے کو کہتے ہیں مستفعلن سی سین نکلیا مستفعلن باقی رہا اس کو مفاعیلن سے بدل دیا دوسرا رکن فاعلاتن تھا اس میں بھی پہلے سبب خفیف فہی الف کو گرا دیا فاعلاتن باقی رہا۔ تیسرا رکن مستفعلن ہے وہ بھی خبن کے قاعدے سے مفاعیلن ہو گیا۔ چوتھا رکن فاعلاتن ہے اس کو حذف کے قاعدے سے محذوف بنا دینے آخر کے سبب خفیف کو گرا دو فاعلا باقی رہا۔ خبن کے قاعدے سے الف بھی گرا دو مفعلا باقی رہا اس کو فعلن بکسر عین سے بدل دو۔

مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فعلن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فعلن

عین کو نہ پڑھے۔
نہیں تمیز جس نسا کو بشر کی طرح وہ آدمی کے ہی جیسے میں جانور کی طرح
نہی مفعلا مفاعیلن زجسنا فاعلاتن نکو بشر مفاعیلن کی طرح فعلن وا ا د می
مفاعیلن کجائے فاعلاتن مجانور مفاعیلن کی طرح فعلن۔

اس تقطیع میں سبب خفیف کا آخری حرف متحرک ہو گیا یعنی جس نسا میں
الف تقطیع سے گرا گیا جس کا سین متحرک ہو کر نوں سے مل گیا۔ یہ اختیار الف
گرنے کے بعد اکثر ہو جاتا ہے۔

بجرحمت مثنیٰ مخبون محذوف مقطوع۔ خبن تین کنو نہیں آتا ہی یعنی مفاعیلن
فاعلاتن مفاعیلن چوتھا رکن جو فاعلاتن اس میں پہلے حذف لاؤ آخر کا سبب خفیف

کرادو فاعلا باقی رہا پھر قطع کرو یعنی وتد مجموع کے حرف آخر کو گرا کر ماقبل کو ساکن کر دو فاعل باقی رہا اسکو فعلن بسکون عین سے بدل دو۔

مفاعِلن فَعْلانِتن مفاعِلن فَعْلانِ مفاعِلن فَعْلانِتن مفاعِلن فَعْلانِتن مفاعِلن فَعْلانِتن
 ملے یہ دست تاسف کہ ہم فقیروں کے خطوط مٹ گئے سب ہاتھ کی لکیر و نیکے
 ملے پیرس مفاعِلن تن اس سے فَعْلانِتن کم فقی مفاعِلن رو کے فعلن خطوط
 مفاعِلن گئے سب ہاتھ مفاعِلن تن کی لکھی مفاعِلن رو کے فعلن۔

بعض عروضی مخبون مخذوف مسکن کہتے ہیں اُنکا قول ہے فاعلاتن پر پہلے حذف
 لاؤ فاعلا باقی رہا۔ پھر ضین لاؤ فَعْلانِتن باقی رہا۔ پھر تسکین لاؤ۔ یعنی تسکین کا یہ
 قاعدہ ہے کہ برابر تین حرکتیں باقی ہے تو حرکت ثانی کو سکون دیتی ہے بس فعلن سے
 فعلن ہو گیا۔ بعض عروضی کہتے ہیں اسے مخبون مخذوف مسکن نہ کہو بلکہ ابتر کہو
 کیونکہ ابتر زحاف مخذوف اور مسکن دونوں کا عمل تھا کر تاہی۔ مگر فیصلہ یہی ہے
 کہ مخبون مخذوف مقطوع کہیں۔

بحر مضارع

بحر مضارع سالم۔ مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلین فاعلاتن دو بار لیکن
 اردو میں سالم بحر میں کوئی غزل نہیں ملی۔ بحر مضارع معتنیٰ ضرب یہ زحاف
 خالص رکن مفاعِلن میں آسکتا ہے۔ کیونکہ اسکا قاعدہ ہے کہ جس رکن کے
 اول وتد مجموع اور آخر میں سبب خفیف ساواں حرف ہو اُس پر آتا ہے۔ اس لیے
 کہ سو مفاعِلن کے کوئی رکن ایسا نہیں ہے۔

مفاعِلن سے اول و آخر حرف کو نکال ڈالو فاعِل باقی رہا اُس کو
 مقعول سے بدل دو باقی دوسرے رکن کو سالم لاؤ۔

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
 کیا دوں نشان قاتل ہوں نا توں یہاں تک
 کا دوں مفعول شان قاتل فاعلاتن ہوں نا توں مفعول وایہاں تک فاعلاتن پرتا ہ
 مفعول نامدل مے فاعلاتن اتان مفعول ہی نہاں تک فاعلاتن۔

بکھر مضارع مشن اخرج مکتوف محذوف۔ پھلا رکن ضرب آتا ہی کف، حرفی
 رکن مین آتا ہی جبکہ آخر میں سبب خفیف ہو۔ آخر دوسرے حرف کو گرا دیتا ہی فاعلاتن
 کا فون گرا دیا فاعلاتن رہا نیسار رکن مقاعیلن ہی اُس پر بھی کف لاؤ تو مقاعیل
 باقی رہا۔ جو تھا رکن فاعلاتن ہے۔ اُس پر حذف لاؤ یعنی سبب خفیف آخر کو
 گرا دو فاعلا باقی رہا فاعلن سے بدل دو۔

مفعول فاعلاتن مقاعیل فاعلن مفعول فاعلاتن مقاعیل فاعلن
 ہے ظلم اس کو یا رکھا ہئے کیا کیا
 ہے ظلم مفعول اسکیا فاعلاتن کیا ہمن مقاعیل کا کیا فاعلن کا جبر مفعول
 اختیار فاعلاتن کیا ہمن مقاعیل کا کیا فاعلن۔ اس میں ظلم اور جبر اختیار کے
 آخر حرف ساکن ہیں۔ مگر عرضیوں کا قاعدہ یہی کہ ایسے حرفوں کو متحرک
 بنالیتے ہیں۔

بکھر منسرح

بکھر منسرح سالم مستعلن مفعولات مستعلن مفعولات دو بار سالم بکھر میں
 تو اردو کی کوئی نظم نہیں آتی مگر زحافات کے ساتھ دو ایک بکروں میں کہا ہے
 بکھر منسرح مشن مطوی مکشوف۔ زحافات کا دستور یہ ہی کہ جب رکن کے اول میں
 دو سبب خفیف برابر ہوں تو دوسرے سبب خفیف کے حرف آخر کو گرا دیتا ہی

مفتعلن کے سبب کا حرف آخرت ہی وہ نکل گیا مستعان باقی رہا اس لیے
مفتعلن بنالیا دوسرا رکن مفعولات ہی اس کو مفعولی بناؤ تو داؤ نکل جائے گا
مفعولات اب اس پر کشف زحاف لاؤ یعنی و تدر فرق کے آخری حرفت کو گرما
دو تو مفعلا باقی رہا اسکو فاعلن سے بدل دو کیونکہ کشف کا یہی کام ہے کہ و تدر
مفروق کے آخر حرف کو گرا دیتا ہے۔

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
میں نے اُسے دل دیا اُسے مجھے غم دیا
میں اسے مفتعلن دل دیا فاعلن اُس نے مجھے مفتعلن غم دیا فاعلن پرے
شکا مفتعلن میت رہی فاعلن لیک سوا مفتعلن کم دیا فاعلن۔

بحر خفیف

بحر خفیف سدس فاعلاتن مفتعلن فاعلاتن دو بار یہ بحر بھی اردو میں سالن
آتی ہے یہ بحر ہمیشہ سدس آتی ہے بحر خفیف سدس غنوں محذوف پہلے رکن میں کوئی
زحاف نہیں آتا یعنی فاعلاتن پورا آتا ہی دوسرے رکن میں غنن آتا ہی سبب خفیف
اول کے دوسرے حرفت کو گرما دیتا ہی مفتعلن باقی رہتا ہی اسکو مفاعلن سے بدل
دیتے ہیں تیسرا رکن فاعلاتن ہی اس پر حذف آتا ہی آخر کے سبب خفیف کو گرما دیتا
ہی فاعلا باقی رہتا ہی اس پر غنن بھی آتا ہی یعنی فاعلا میں سے سبب خفیف اول کا
دوسرا حرف الف گر جاتا ہی فعلا رہتا ہی اسکو فعلن بحرین سے بدل دیتی ہیں

فاعلاتن مفاعلن فعلن فاعلاتن مفاعلن فعلن

جو کیا کارنا صواب کیا نام تو بہ کا بھی خراب کیا

جو کیا کا فاعلاتن ناصوا مفاعلن کیا فعلن نام تو بہ فاعلاتن کمی خرا مفاعلن

بحر سریع

بحر سریع سدس سالم مستعلن مفعولات اُردو میں سالم نہیں آتی نہ اسکی کوئی مثال ملی۔ بحر سریع سدس مطوی کشف مفتعلن مفتعلن فاعلن مطوی کا کام یہ ہے کہ مستعلن کے ف کو گر اگر مفتعلن سے بدل دیتا ہے دو وزن رکھوں کو مطوی بنا لو مفعولات کو بھی مطوی کر دو اگر ادو مفعولات رہا اب کشف کے قاعدے سے ت کو گر ادو مفعول رہا اسکو فاعلن سے بدل دو۔

مفتعلن مفتعلن فاعلن
مفتعلن مفتعلن فاعلن
دل نہ مرا لیکے دغا کیجیے
دل نہ مرا مفتعلن لیک دغا مفتعلن کی جیے فاعلن بہر خدا مفتعلن

اب تو فاعلن مفتعلن کی جیے فاعلن۔

قاعدہ بحر خفیف اور بحر سریع ہمیشہ سدس آتی ہیں مثن نہیں آتی ہیں۔ بحر طویل بحر تبیط بحر مدید بحر مقضب بحر جدید بحر قریب بحر مشکلی بحر وافر جبکہ اردو میں سالم اور غیر سالم دیکھنے میں نہیں آئیں اور زحافات تسبیغ اور ذلل اور ایسے زحافات جنکے اضافے سے بقاعدہ عروضیاں ایک لاف زیادہ ہو کر آخر میں نون غنہ آتا ہے یہ قاعدہ اردو زبان کے لحاظ سے غلط تھا اسلئے اسکا بیان غیر ضروری سمجھ کر نہیں لکھا اول تو اردو میں ایسی غزلیں کم ہیں جنکے آخر میں یسا زحافات آتا ہے۔ وہ سری یہ کہ جب تک کوئی حرف اصلی ساکن آخر میں نہ آئے ایسے زحافات کو نون غنہ کے ساتھ وزن کرنا غلط ہی نون غنہ کوئی ذلل نہیں رکھتا جسکا وزن نہیں ہے اسکو تقطیع میں شامل کرنا غلط ہی۔ بس جہاں کہیں نون اعلان ساکن یا کوئی دوسرا حرف جو تلفظ میں آتا ہوا وہ اُس سے تسبیغ

یا ذلل پیدا ہوتی ہو تو اس کی تقطیع کر سکتے ہیں۔

قاعدہ بحر تدارک کی بعض مزاحف بحریں ایسی ہیں جو متقارب مزاحف بھی بن سکتی ہیں لیکن اول تو استخراج متقدمین کی پیروی کیجاتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ بحر کو اسی بحر میں رکھنا چاہیے جس میں کم زحافات آئیں۔ اور آسانی ہو بحر تغیر قبول کرے یعنی ایک بحر میں زحافات مرکب آنا ہو یا کئی زحافات آتے ہوں اور وہی وزن بن سکتا ہو جو دوسری بحر میں زحافات مفرد یا ایک زحافات لانے سے تو اس دوسری بحر میں تقطیع کرنا چاہیے۔

قاعدہ: تقطیع کرنے کا اچھا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے اردو کی مستعمل چند بحر میں مع زحافات عام کے یاد کر لو اور اس سے ایک رکن نکالو۔ اس طرح چاروں رکن نکال کر بحر کا نام اور زحافات بتا دو رکن کے خلاف تقطیع کرنا ناجائز ہے جیسے مفاعیلن کے بدلے فاعلون فاسے بھی تقطیع کر سکتے ہو لیکن فاعلون فا کوئی رکن سالم اور مزاحف نہیں ہے۔ اس لیے بحر کا رکن نہیں بن سکتا۔ جیسے شعر

یہ مسائل تصوف یہ ترابیان غالب

تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادِ خوار ہوتا

بحر رمل مثمن مشکول فعلات فاعلاتن فعلا سے فاعلاتن۔ میں ہے اگر اسکا وزن متفاعلن فاعلون سے کرو۔ اس طرح میسائل متفاعلن تصوف فاعلون پیتیر ابیا متفاعلن نقالب فاعلون تخم ولی متفاعلن سمجھتے فاعلون جنبا و فاعلن رہتا فاعلون۔

لیکن ہم اسکو صحیح نہیں کہہ سکتے کہ یہ وزن کسی بحر صحیح کا نہیں بنایا گیا اس لیے یہ غلط ہے اور فعلات فاعلاتن ایک مقررہ بحر ہی اس لیے صحیح ہے۔

نون کا بیان

نظم اردو میں شعرا نے نون کے استعمال میں بہت سے قاعدے جاری کیے ہیں جن کا سمجھنا عام شعرا کے لیے ضروری ہے۔

اول نون اعلان جیسے گلشنِ دُن کن مَقْصُ من بن یہ وہ نون ہیں جو کبھی غنہ
زبان سے ادا ہوتا ہے اور اُس کے ماقبل کوئی حرف علت نہیں اور تقطیع میں لیا جاتا ہے اور

دوسرا نون غنہ ہی جو ناک میں بولا جاتا ہے اور کبھی زبان پر نہیں آتا تقطیع میں
اُس کا شمار جائز نہیں ہے۔ جیسے میں ہیں ہاں بیاں وہاں وہیں کنواں ہوں
آنسو رائے ساڈ سوڈ ہونڈ ہونڈ مانگ جانگ یا علامت واحد تکلم آؤں جاؤں
یا علامت جمع شکم آئیں جائیں یا علامت جمع مونث گھوڑیاں روٹیاں ساریاں
یا علامت جمع مذکر مونث کی آنکھوں شہروں یہ نون جن لفظوں میں آتا ہے
اُس کے ماقبل یا مابعد ایک حرف علت ہوتا ہے اُس کا شمار تقطیع میں نہیں کیا جاتا
اور اُس کو بہ اعلان نظم کرنا منع ہے۔

تیسرے وہ فارسی عربی الفاظ کا نون جو آخر لفظ میں حرف علت کے بعد
آتا ہے اور ترکیب اضافی فارسی یا ترکیب عطف فارسی ہوتا ہے اُس کو بھی غنہ لکھنا
چاہیے اور تقطیع میں نہ لینا چاہیے جیسے دل ناتواں دریا سے جیوں عرش و زمین
لیکن جب علت ہی واقع ہو اور اُس کے ماقبل فتح ہو تو اسے ان جائز ہوگا جیسے شورو
شین قبر حسین زیب و زین۔

قاعدہ :- اور اگر الفاظ عربی بہ ترکیب اضافی عربی ہیں تو ان کا یہ اعلان
نظم کرنا بہتر ہے۔ جیسے عظیم الشان رفیع الشان فصیح البیان کیونکہ عربی میں فون غنہ

نہیں آتا۔

قاعدہ :- فارسی کے تمام الفاظ جسکے درمیان نون ہی اور اس کے ماقبل اور مابعد کوئی حرف علت نہیں ہمیشہ نون اعلان سے مستقل ہوں گے جیسے سکر رخنہ دین کند سوگند اور جن کے ماقبل الف میل متحرک ہی اور وہ درمیان لفظ واقع ہوئے ہیں اعلان سے مستقل ہونگے۔ انور انجام انجن انجیل اندیشہ۔

فارسی کے وہ اسما یا عربی اسما جسکے آخر میں نون ہے اور اس کے ماقبل کوئی حرف علت ہی اور وہ بغیر ترکیب اضافی ہیں تو اپنی اختصار حاصل ہی چاہے نون غنہ سے منظم کریں یا نون اعلان سے لیکن اکثر شعر کہ قاعدہ یہ ہے کہ وہ اسی نون کو بہ اعلان نظم کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمارے استاد کا حکم یہ ہے کہ ایسے الفاظ جو سحر فی ہیں وہ ضرور بہ اعلان نظم کیے جائیں باقی یہ اختیار ہے چاہے بہ اعلان نظم کریں یا غنہ آسمان جان خون دین زمین در فون قانون بوقلمون قالین لیکن جو حرف فارسی اور عربی ہر حال میں غنہ منظم کرینگے جیسے چناں چینیں خوشاں شاہاں درخشاں۔

قاعدہ :- ایک نون درمیان لفظ میل تا ہی اور اس کے بعد حرف بے ہوتا ہی آسمان بھی نون غنہ ہی لیکن وہ نون سیم سے بدل جاتا ہی اور تقطیع میں لیا جاتا کہ آئینہ طبع تنبا کو قبول سنبھالنا۔

قاعدہ :- ایک نون غنہ مشدد ہوتا ہی جو درمیان لفظ میں تا ہی اور اس کے بعد ماقبل حرف علت نہیں ہوتا اور مابعد گاف فارسی غنہ و ہوتا ہی یہ بھی تقطیع میں لیا جاتا ہی جیسے رنگ شک جنگ ڈھنگ۔

قاعدہ :- ایک نون مخلوط ہوتا ہی یہ خاص ہندی الفاظ میں تا ہی اسکا حکم

بجائے نون غنہ کے ہی اُسکا تقطیع میں شمار نہیں ہوتا جیسے منہ منہ ہندی۔
 قاعدہ:- ایک نون ہندی الفاظ کے درمیان میں آتا ہے اُسکے ماقبل کوئی
 حرف علت ہوتا ہے وہ بھی تقطیع میں نہیں لیا جاتا ہے جیسے ادخے یلخے لونڈی
 ریگنا اونٹ، ایک نون غنہ درمیان لفظ میں آتا ہے اُسکے ماقبل کوئی حرف
 علت نہیں ہوتا اور وہ خاص ہندی الفاظ میں آتا ہے اسکا تقطیع میں لینا
 جائز نہیں جیسے بندر یا کنکلیا منہ۔

غزل کہنے کا قاعدہ

غزل کہتے وقت چند باتوں کا ضرور خیال رکھو پہلے اُسکے تمام قافیے
 جمع کر دو اُسکے بعد اُن میں مناسب قافیے چن لو جیسے خنجر دفتر کے قافیے
 میں بندر کا قافیہ غیر مستحسن ہے اور غزل کے خلاف ہے۔ اسی طرح
 بعض غیر مستعمل الفاظ جیسے خنجر پھنگلی کو کہتے ہیں اور یہ زبان اُردو میں کم
 مستعمل ہے اور غزل میں شعر اسے نظم نہیں کہا ہے ایسے قافیوں کو نہ لو
 نظم یا شنوی یا قصائد میں جہاں یہ قافیے مناسب طور پر آئیں تو مضائقہ
 نہیں ہے اُس کے بعد دیکھو کہ استادوں نے اس ردیف و قافیہ اور بحر
 میں غزل لکھی ہے یا نہیں اگر لکھی ہے تو اُسے کلام پر نظر کر دو اور جس قافیے کو
 انھوں نے اچھے پیمانے پر نظم کیا ہے ان کے مقابلے میں کوئی نئی بات نکالو
 کوشش کر دو یہ ممکن ہے کہ تم اُس قافیے کو اُن سے اچھا کہہ جاؤ اور ایسا
 اکثر ہو جاتا ہے۔ تقابل میں غزل کہنا تمھارے لیے زیادہ مفید ہوگا۔ شاعری
 میں ایک بات بہت مشکل ہے یعنی دائرہ ادبیہ سے قدم آگے نہ رکھنا چاہیے
 جو محاورہ جس طرح دہلی اور لکھنؤ میں استعمال کیا جاتا ہے اُسکو اسی طرح نظم کر دو کہ اگر

کوئی اسپر اعتراض کرے تو جواب میں سند سے سکھو۔ اسی موقع پر استاد اور اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے دل بھر آنا غمگین ہونا کے معنی پر محاورہ ہی۔ اب کوئی جان بھر آنا غمگین ہونا کے معنی پر نظم کرے تو اسکی زبان پائے اعتبار سے ساقط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگ محاورہ دیکھ کر نظم کرنے میں بہت غصہ کریں کھاتے ہیں اور اس غلطی کی اصلاح سوا اس کے کہ کسی اہل زبان سے اصلاح لیں غیر ممکن ہے۔ آجکل کے شعرا زبان اور محاورات کا تحفظ نہیں کرتے۔ عمدہ خیال نظم کرنے والے بہت ہیں۔ مگر عمدہ زبان نظم کرنے والے کم ہیں بھاری پہلی کوشش یہ ہونا چاہیے کہ عمدہ خیال عمدہ زبان میں نظم ہوں۔

نظم کرتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھو کہ جتنا تک ممکن ہو لفظ کے حرف کو جکا کر انا جائز ہے وہ بھی نہ کریں الف مصدری یعنی جانا کھانا کا الف اگر انا جائز نہیں ہے۔ اس کی احتیاط رکھو۔ میں ہیں کو لوگ اس طرح نظم کرتے ہیں۔ کہ حرف ہم ہے تقطیع میں آتا ہی باقی دو حرف گر جاتے ہیں ان کا گونا گونا اگر جہ جائز ہے مگر مستحسن نہیں ہے اور قابل احتیاط ہے۔

میں نے بہت سے لوگوں کو کہتے سنا کہ ہم نے فتویٰ بے مثل لکھی مگر ملک میں وہ عزت نہ ہوئی جو فتویٰ قلح یا میر حسن کی ہے۔ بات صرف یہی ہے کہ اُن کی فتویاں بامحاورہ اور صحیح زبان میں نظم ہوئی ہیں۔ جب تک دیسی لطافت پیدا نہ ہو دوسرا کلام کیونکر فروغ پائے۔ سرکاری صیغہ تعلیم میں اردو نظم و نثر کی ہزاروں کتابیں روزمرہ تالیف ہوتی ہیں لڑکے بضرورت پڑھتے ہیں شوقین اور زبان داں غمخوار اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ وجہ یہ ہے کہ انکی زبان کمتر صحیح ہوتی ہے۔ مولانا حالی شمس السمانہ ذرا احمد مولانا شبلی۔ غالب مولانا آزاد میر میر تقی۔ ذوق۔ یونس۔ سودا۔ آتش۔ ناسخ۔ میرزا بیبرادریگر شعرا سے

استعمال ہوا ہے یا ضمیر کی ضرورت پر اسم لایا گیا ہے یا حقوق کا آنا الف مصدر کی ساقط ہونا یا
معروف فارسی کا اگر دینا یا ماضی قریب کو مستقبل سمجھ کر علامت مستقبل منادہ کرنا جیسے آیات
کو آیات کا نظم کرنا یا لفظ کا خلاف لفظ متعلق ہونا جیسے شعر کو شعر اصل کو اصل عمر کو عمر نظم کرنا
یا اضافت کثیرہ کا لانا اور عطف و اضافت فارسی میں اسلان کون کرنا یا جمع مستقبل عربی کو بقا
سہندی جمع کرنا جیسے شائقین ہواں جوابوں عمر یا تو کو نظم کرنا اور عربی فارسی الفاظ میں
الف لام اضافہ کرنا کہ مضاف الیہ بنانا یا کوئی شخص جمع و فاعل و رابطہ فارسی کو اردو میں نظم کر جائے یا
کوئی مصدر فارسی کو مضاف الیہ بنائے جیسے وقت مردن یا فارسی مصدر کو اردو میں نظم کر دے تو یہ
سب غلطیاں خلاف اصول ہیں اور انکی اصلاح کو اصلاح صوبی کہتے ہیں معنوی غلطیاں
اسطرح واقع ہوتی ہیں کہ شاعر اپنے مقاصد کو ایک شعر میں داخل کرنا ہی نہیں جن الفاظ میں شعر
اد کیا جاتا ہے وہ الفاظ شاعر کا مطلب دہانہیں کر سکتے اور مطلب شاعر کے پیٹ میں
رہ جاتا ہے۔ انکی اصلاح کو اصلاح معنوی کہتے ہیں۔

ایک غلطی اور بھی شہر اس وقت ہے جسے صنف سخن کے خلاف کلام ہوتا ہے فرض کیجئے قصیدے کے لیے
تشبیہ و تکرار اور بی تشبیہ و تکرار کو غزل میں تشبیہ و تکرار جائز یا غزل میں تشبیہ و تکرار جائز یا غزل
مفروضہ صنف سخن کے خلاف کوئی نمایاں نظم کر جائے تو اس غلطی کی اصلاح کا نام بھی اصلاح معنوی
ہوگا اصل میں شعر کے الفاظ کو شعر کے محدود کلام پہنچانا اور ہر صنف سخن کے اصول و خصوصیات کا خیال
رہا ہی کو رہا ہی کی حد میں کہنا مرثیہ کو مرثیہ کی سلام کو سلام کی غرض سے کہنا کہ قصیدہ کی قطعہ کو
قطعہ کی غزل کو غزل کی حد میں کہنا اور ان کے اصول و خصوصیات کا خیال رہا ہی کو رہا ہی کرنا
اچھے صاحبِ فن کو سلیم کلام ہی کی بجائے استاد و خصوصیات کا خیال رہا ہی اور جادہ سلیم سے ہٹ
جائے میں اور اس غلطی کے اصلاح کے لیے یہ ہے کہ ہم اس آجکلے استاد و شاعر کو یہ ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ شاعر کو جب شعر لکھنا ہے تو اس پر غزل کو کمال کو اس کی مثال کو دو ستر الفاظ
میں بے ضرورت صریح و نحوئی بنال کر نظم کر دیتے ہیں۔ یہاں سے مبتدئ اس غلطی

میں پڑ کر ہمیشہ کو رہن استاد ہو جاتے ہیں اور انکو ترقی کرنے کا موقع نہیں دیتے استاد اُسکے
اچھے اچھے شعرا کاٹ کر خاک کر دیتے اور اپنا فلام بنائے رکھتے ہیں۔ شاگردوں کو چاہیے اسے
موقع پرگت سخی معاف کر کے خوب دل کھول کر لفظوں کے بدلنے کا سبب دریافت کریں اگر حقیقت یہ
وہ الفاظ کسی محاورہ کی غلطی سے یا صرف نحوی غلطی ہی یا غیر فصیح نظم ہو گئی ہونگے تو شاگرد کو معلوم
کونائدہ ہو چکا اور اگر استاد نے زبردستی محض لفظوں کو بدل دیا ہو گا تو وہ امر بھی بحث میں صاف ہو جائیگا
معنوی غلطی میں بھی بحث کر لیا کرے تاکہ نگوا اپنی کمزوری معلوم ہوتی رہے اور استاد کے وسیع معلومات
سے فائدہ اٹھائیں تاکہ موقع ملے۔ ہاں اس غلطی کو پوچھنے کی ضرورت نہیں جو کہ خود بھی طرح سمجھ سکتے ہو
کبھی کبھی معنوی غلطیاں بھی مبتدی جلد جلد سمجھ لیتی ہیں استاد اگر تھوڑی سی زحمت گوارا کر دی اور
شاگرد کی ترقی پر چند نگرانی تو وہ غریب جلد صلاح کر بوجھ سے سیکھ کر دوش ہو سکتا ہے۔ اب ہم چند غلطیاں دکھا
ہیں تاکہ شعر کو اُن سے بچنے کا موقع مل جائے مصرعے یا بحر کا سبب ہے۔ اس مصرع کا عین قافیہ سے ساقط ہوتا ہے۔
شوق سے منت ساقی سے بچا دیتا ہے مست ہو جاتے ہیں ہم دیکھ کے ساغر خالی
ایسے موقع پر بچا دینا نہیں ہوتے بچا لینا ہوتے ہیں۔

کن دہل میں مٹ گیا امیرا خان جہ لیب موسم گل میں جاؤ آشیان عند لیب
اردو کے شہادت شعرا فائدہ کو خاں نظم نہیں کرتے نہ ہوتے ہیں اس لیے یہ قافیہ غلط ہے۔
ہم ہل جاتے ذرا زندہ ہو مٹا رہن قیس دو گھڑی مل بیٹھتے روئے رولانے کے لیے
اس شعر میں بہن قیس کے لفظ نے معنوی غلطی پیدا کر دی ہے یعنی قیس کا کوئی دیوانہ بیٹا نہیں تھا
قیس کی شادی ہوئی نہ کوئی اسکی ولادت تھی اس غلطی کی اصلاح کو اصلاح معنوی کہیں گے۔
ہل ہی میں نام جزو ہیں۔ جزو بہن ہتے نہیں بلکہ لڑتے کاتے مقرر کرتے ہیں۔

میں مر کے خاک ہوا خاک ہو گئی برباد وہ موت کا بھی نہیں اعتبار کرتے ہیں
اُس شعر میں جہر کما معلن کہ وزن پر آتا ہے واحد المخرج صرف تو نکو در میان کے صرف
گر اگر شعر میں لانی سے ثقالت پیدا ہو جاتی ہے اسکی شعرا نے ناجائز رکھا ہے۔

چشم نرگس کہاں ہ چشم کہاں نشہ کیسا خمار سا ہے کچھ
چشم فارسی لفظ ہی اسکا بدل رد میں آکھ موجود ہی ایسے لفظ کو جسکا بدل نصیح ارد میں
موجود ہی بغیر عطف اضافت لانا ناجائز ہی سطح کننا چاہیے۔ چشم نرگس کہاں ہ آکھ کہاں
حشر میں عذر گنہ کیا ہی بتا تو رکھو۔ اس میں حروف شرط فعل مرکب کے درمیان ہیں یا ہ
یہ ترکیب غلط ہی سطح کننا چاہیے۔ حشر میں عذر گنہ کیا ہی بتا رکھو تو۔

سانپ کی طرح مری چھاتی پر رات دہ زلف و تالوٹ گئی
رات اسم زمان ہی جب اسکو مفعول بنا لینگے تو علامت مفعول کو لانا ضرور ہوگا اس طرح
کننا چاہیے۔ رات کو زلف و تالوٹ گئی۔

زلف فرخ سے تیر و ہستہ جو ہی مایوس ہی چشم حیرت آئینہ شانہ کف افسوس ہے
مایوس بواؤ معروف ہی اور افسوس بواؤ مجهول اسلئے دونوں کا تاقیہ فصیحاً جائز ناجائز رکھا ہی
اسکھیں نرگس کو نہ تو اوگل رہ عشا دکھلا تیلیو نکا کسی ادا ان کو تماشا دکھلا
تھوای حال نے دکھلا کو ترک کر دیا ہی ایسی موقع پر دکھانے کو ناچاہت مصرع اس نثر گزرتے مل کے
مزا خوب پالیا۔ پانالینا دونوں ایک ہی معنی کے ہیں یہ باہم مرکب نہیں ہو سکتے پالینا بولنا غلط ہی
مصرع رگو نہیں خونگی جا مادہ امامت کا۔ امامت کا مادہ کننا اختلاف نہ یہ پانے کی امامت کا تو لہ
ہو سکتا ہی۔ مصرع رگ گ میں طوبت کی کہ خون علی تھا۔ خون علی کو طوبت کی کہ بتا اختلاف
ادب تھا یہ بھی معنوی غلطی ہی۔ مصرع حد ہو گئی حسین کے زینا ہا پہلے نہ ٹھوٹے ہی تعریف اور
حسین کے لڑنا خلاف ادب ہی۔ مصرع دیکھو کھڑی ہیں اپنی مانی سے پوچھ لو۔ ہمیں تنقید ہی سطح
ہونا چاہیے تھا۔ اپنی مانی سے پوچھ لو جو کھڑی ہیں۔

زمین گرم بہتر چھالٹا کے ماروں گا حسن کا لالہ ہوں بہتر کھلا کے ماروں گا
جھکائے بیٹھا ہی کب سے جھکاؤ گردن کوئی سوز کی اس فکرا میں مارے
اس میں ذم کا پہلو ہی۔ ابھی سے نہ کھینچو تیر اپنا ڈرا میں جو مایوس فار کا مٹھو

۱۔ ہمیں ترکیبِ غلطی سے نازل سے پہلے فعل آ گیا ہے اس طرح کہنا چاہیے۔ ابھی دل سے نہ اپنا تیر کھینچو۔ فعل کے پہلے آئیے ترکیبِ بندش سب سے پہلی تھی۔

کستی چو یاس تجر بہ کار دخی باستان گز مرغی جبار گالوی ملک گز نہ ہو

اس میں شرط مستقبل واقع ہوئی ہے اور جزاء مضارع یہ ترکیب بقاعدہ نحوی غلط ہے

یعنی اگر شرط مستقبل ہو تو شرط مضارع ہو تو جراح مضارع ہو اس طرح ہو سکتا ہے اگر مر بھی
ملے تو یہ سب کچھ انہو واسطہ کہ اگر مر بھی ہو تو جراح مضارع ہو اس طرح ہو سکتا ہے اگر مر بھی

جانبے کو حرکت نہ دے اور باطن اس طرح کہ اگر مریض جانے لگا تو حرکت نہ لے۔ دلوں میں گناہی جو کہ سے
توجہ کر میں دے۔ اس میں خلل و تعلقات تو موجود ہیں لیکن فاعل کا نام تک نہیں ہے۔

اس لیے دم کا پہلو ہی۔ مصرع شکایت ناتوانی کی جو کرتا ہوں میں یوانہ۔ سہیر فاضل سے

پہلے نقل آگیا ہی۔ میں ہونا چاہے شکایت ناوازی کر۔ میرا نہ کرتا ہوں۔

اصل یہ ہے کہ ہر شے کی شکل و رنگ سے شاعر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر اصلاح اسی کا نام ہے کہ کسی کلمہ و لفظ کی اصلاح نہ ہو۔

نریا پیو جگہ دی اس نے تہا تلی کہ

اس میں دین بیکار ہو کر گھومے تو اگن گاہیں تباہی سرائی ہیاتی کی ضرورت نہ تھی۔

پہچان کر کے ہیں لیکہ میں دعا
 اہل مسجد کو جواب ہوتے ہیں

[illegible]

ہیں مگر کو مذہب کو بیت اچھی جو چیز ہے وہ آپ اڑا رکھی ہے

اثر رکھتا تھا اور وہ نہیں سمجھتا کہ کسی اہل زبان کے کلام میں دیکھائی دینا نہ نفعی و گھٹن

ہر طرح پورے ہیں علیے ناچار ہی ان کو ایا ان کو اپنا بولتی ہیں یہ سوتے پھینکا کھو ہی کے ہیں

۶	دیوان صبا	۶	دیوان جاه
۲	نخیر شاعری	۱۲	دیوان دکی دهلوی لیلید نزار غالب
۲	حسن سخن	۲	دیوان غالب دهلوی
۶	فضائے پمستان کلام شعرا	۱۲	دیوان قتیلیم کهنوی
۱۲	دیوان غزیز بر بلوی	۱۲	دیوان یاس نکلوسی
۸	گلدهشته پوسنی کلام شعرا	۹	دیوان تعلق کهنوی
۶	مسدس حالی	۶	دیوان سخن دهلوی
۲	مسدس خیالی جواب مسدس طلی	۱۰	دیوان دلیر
۲	تذکره میرزا نس	۸	دیوان میر حسن دهلوی
۳	دیوان لطافت	۶	دیوان صفدر رام پوری
۶	آفتاب مختصر	۶	دیوان ماهر کهنوی
۶	اردوئے معلی غالب	۶	دیوان کلیم
۶	مقدمه شعر و شاعری حالی	۱۲	کلیات میر تقی میر
۶	انجمن ربک	۶	کلیات سودا
۱۲	دیوان وصف کهنوی	۶	کلیات ظفر کامل
۶	دیوان ذوق مرتبه آزاد	۱۲	کلیات آتش
۶	یادگار غالب	۶	دیوان ناسخ
۶	مقیاس الاشعار بر علم عروض مضبوط	۶	کلیات حکیم حنیف علی عجب
۶	شعرا العجم تذکره شعری فارس محدثه شمس جلال علی	۶	دیوان حالی
۶	جلد دوم	۶	دیوان رضا
۶	جلد سوم	۱۲	دیوان نسیم دهلوی
۶	چهارم	۸	دیوان سلطن صاحب
۶	پنجم	۶	کلیات مومن
۶	شبانج او دوا هر دو جلد کامل	۶	کلیات نظیر اکبر آبادی
۲	شعری شاد پیر و میر	۸	دیوان وفا کهنوی

<p>اصلاح زبان اردو متروک الفاظ و عبارات کی تفصیل عمدتاً شیخ سید سید علی شاہ صاحب دہلی</p>	<p>تواضع میر ملک الشعراء میر تقی میر مرحوم سینہ بسینہ اردو زبان کے صحرانی و نحوی قواعد</p>	<p>آب بقا تذکرہ شعرا سے ماضی حال تفصیلات مزار و منتخب کلام سید مخدوم عشرت</p>
<p>شاعری کی تیسری کتاب تانیہ سید عبدالعزیز صاحب کامیاب استمال</p>	<p>شاعری کی دوسری کتاب بحر کا بیان اخلاقی قواعد کا قول فیصل اصلاح اردو و سبب اصلاح</p>	<p>شاعری کی پہلی کتاب فن عروض کے عام قواعد ہر مثنوی بغیر استاد شاعر کا ہر مثنوی کتاب ہے</p>
<p>لغات اردو و جلد دوم مصادر مرکبہ مع افعال لغوی معنی مع اشعار و عمل استمال</p>	<p>لغات اردو و جلد دوم مصادر مرکبہ مع افعال کے لغوی اصطلاحی معنی صرف معمل</p>	<p>لغات اردو و جلد اول مفرد مصادر کا مبسوط لغوی معنی مع استعمال ۱۲</p>
<p>اصول اردو حرف و نحو کے مجموعے جدید تعداد کے جدول کی ترکیب نقشہ ۶</p>	<p>جان اردو اردو ہندی کی حقیقت الفاظ کا فرق استمال معاذات کی تحقیق</p>	<p>زبان انی اردو کے مستند قواعد سے فہم اور غیر فہم کی تحقیق قیمت ۸</p>
<p>لغات اردو و جلد سوم حروف و رابطہ مبسوط اصطلاح و تعداد کے معنی مع استعمال</p>	<p>بجھولی شریف بی بیون کی تعلیم کی ضروری کتاب ۶</p>	<p>گلدستہ ظرافت مذاق لطیف کی گنجی قیمت صرف ۶</p>